Toobaa-elibrary.blogspot.com

# جواہر الفوائد

مستند و مقبول مجموعۂ ارشادات حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء
دہلوی قدس سرہٗ الملقب بہ فوائد الفواد کے معارف و حِکَم نکاتِ سلوک
و طریقت، مسائل فقہیہ اور اوراد و وظائف کا جوہری انتخاب

افادات

حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ


مرتبہ و مترجمہ

**مولانا ڈاکٹر غلام محمد صاحب مدظلہٗ**

خلیفہ ارشد حضرت مولانا سید سلیمان ندوی نوراللہ مرقدہٗ

مصنف تذکرہ سلیمان و حیات اشرف وغیرہ



ناشر

**ایچ ایم سعید کمپنی**

ادب منزل
پاکستان چوک کراچی

# ﴾جواہر الفوائد﴿

ارشادات: حضرت محبوبِ الٰہی نظام الدین اولیاء

انتخاب وترجمہ: مولانا ڈاکٹر غلام محمد صاحب

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

قیمت 75/2 روپے

# جواہر الفوائد

مستند و مقبول مجموعۂ ارشاداتِ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء
دہلوی قدس سرہٗ الملقب بہ فوائد الفواد کے معارف و حِکم نکاتِ سلوک
و طریقت، مسائل فقہیہ اور اوراد و وظائف کا جوہری انتخاب

افادات

حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

1684
2/5/82

مرتبہ و مترجمہ


## مولٰنا ڈاکٹر غلام محمد صاحب مدظلہٗ

خلیفۂ ارشد حضرت مولانا سید سلیمان ندوی نور اللہ مرقدہٗ
مصنف تذکرہ سلیمان و حیات اشرف وغیرہ



ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل
پاکستان چوک کراچی

(ایجوکیشنل پریس کراچی)



toobaa-elibrary.blogspot.com

## فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| حقّا عجائبِ دلبری | مولانا ڈاکٹر غلام محمد صاحب مدظلہٗ | ۳ |
| منقبتِ سلطان الاولیاء | حضرت امیر خسرو دہلوی رح | ۱۳ |

جواہر الفوائد انتخاب فوائد الفواد

| | |
|---|---|
| باب اول۔ معارف و حِکَم | ۱۴ |
| ۱ تا ۸۸ | ۱۵ تا ۵۱ |
| باب دوم۔ نکاتِ سلوک و طریقت | ۵۲ |
| ۱ تا ۱۹ | ۵۲ تا ۶۳ |
| باب سوم۔ فقہیات | ۶۴ |
| سماع کی تحقیق، اس کا حکم اور مزامیر کی ممانعت | ۶۵ تا ۷۱ |
| مسائل مختلفہ | ۷۲ تا ۷۷ |
| باب چہارم۔ اوراد و وظائف و عملیات | ۷۸ |
| اوراد و وظائف | ۷۹ تا ۹۰ |
| عملیات | ۹۱ تا ۹۳ |


toobaa-elibrary.blogspot.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حقّا عجائبِ دلبری

نام نامی محمد ابن احمد، عرف عام نظام الدین، نظامِ اولیاء، القاب سلطان المشائخ سلطان الاولیاء اور محبوب الٰہی وغیرہ نسب ساداتِ حسینی، وطن بدایوں پھر دہلی، پیدائش کا سن ۶۳۶ھ اور رحلت کی تاریخ ۱۸ ربیع الاول ۷۲۵ھ، زمرۂ اولیاء کی ان چند ممتاز ترین ہستیوں میں سے ایک ہیں جن کے مبارک نام انگلیوں پر گنے جاسکیں اور جن کی رفعتِ شان، شدتِ فیضان اور خدمت دینِ اسلام پر اہلِ ملت قیامت تک نازاں رہیں گے۔ ہندوستان کے ظلمت کدہ میں خواجۂ خواجگان حضرت معین الدین چشتی سجزی قدس سرہٗ کے ہاتھوں جو صبحِ اسلام کی تنویر پھیلی، کون انکار کرسکتا ہے کہ وہ سلطان الاولیاء نور اللہ مرقدہٗ ہی کے انفاس پاک سے نصف النہار کی تابناکی کو پہنچی اس گدائے بے نوا کے دامن میں ملک ہندوستان کی وسعتیں سمٹ آئیں۔ ہمالہ سے راس کماری تک سلطان المشائخ رح کے فیض یافتہ پھیل گئے اور جہاں جہاں ان کے قدم پہنچے کفر و شرک کی تاریکی چھٹتی گئی۔ بعض تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ صرف دکن میں حضرت کے حکم سے آپ کے سات سو مریدان خاص پہنچ گئے تھے۔ یہ تعداد گو کثیر سہی مگر راقم الحروف کے نزدیک صرف آدھی ہے۔ مجھ کو تین مرتبہ دکن میں اِس نظامی طائفۂ مبلغین کے مرکز خلد آباد کی زیارت کا شرف ملا ہے۔ جہاں امیر طائفہ حضرت سید برہان الدین غریبؒ (خلیفۂ سلطان المشائخ) اور حضرت خواجہ امیر حسن سجزیؒ (صاحب فوائد الفواد) کے علاوہ بیسیوں اولیاء کرام مدفون ہیں، خلد آباد کے خاص و عام اور درگاہوں کے سجادہ نشینوں میں تواتر کے ساتھ یہ روایت بلا اختلاف مشہور چلی آرہی ہے کہ دہلی سے "چودہ سو اولیاء اللہ کی پالکی" دکن آئی تھی اور خلد آباد کو مرکز بنا کر یہ اولیاء دکن کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے تھے اس متواتر روایت کو کس طرح جھٹلایا جاسکتا ہے۔ اس سے سلطان الاولیاء کے وسعتِ فیض کا اندازہ

ہو سکتا ہے ؎

فیضِ محبوبِ الٰہی ست کہ در خطۂ ہند　　خسروانِ دو جہاں گدایانِ چند

حضرت نظام الدین اولیاء کی محبوبیت پر اولیاء کا اجماع رہا، وہ محبوبِ الٰہی کہلائے اور ان کی محبوبیت کے شواہد آفتاب کی کرنوں کی طرح روشن اور ان گنت ہیں۔ انھیں قرآنِ پاک سے عشق تھا تو ان کی وجہ سے سارا شہر دہلی اس شغف سے معمور و سرشار ہو گیا تھا بلکہ دہلی سے سینکڑوں میل دور خلد آباد کو جوان کے تربیت یافتہ لوگوں نے اپنا مرکز بنایا تو صدیاں گذر چکیں مگر آج تک وہ شہر دکن میں قرآنی حفاظ کا گڑھ بنا ہوا ہے مؤرخین اس بات پر ہم زبان ہیں کہ جو شعر محبوب الٰہی کو پسند آگیا فوراً سارے اہلِ شہر میں اسی کا چرچا ہو جاتا تھا، یہ بھی مسلسل دیکھا گیا کہ جو حضرت کے سامنے جھکا وہ سرفراز ہوا اور جو ٹکرایا وہ برباد ہو گیا۔ اور اس میں عامی و سلطان کا کچھ فرق نہ تھا۔ علاؤ الدین خلجی نے ملک کافور کو ورنگل کی فتح کے لیے بھیجا، جب کچھ عرصہ اس مہم کی کوئی اطلاع نہ ملی تو قاضی مغیث الدین اور ملک قرابیگ کے ذریعہ حضرت کی خدمت میں عرض رساں ہوا[1]۔ محبوب الٰہیؒ نے بشارت دی "ورائے ایں فتح، فتحہائے دیگر متوقع است" اور اسی روز بادشاہ کو فتح ورنگل کی خبر مل گئی جب قطب الدین مبارک شاہ کو محبوب الٰہیؒ سے عناد رہا، اس گستاخ نے حضرت کو اپنے دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا، حضرت نے فرمایا کہ میں اپنے بزرگوں کا دستور ترک کر کے کسی بادشاہ کے ہاں ہرگز نہیں جاؤں گا۔ جب وہ تاریخ قریب آئی تو اہلِ محبت و عقیدت مضطرب ہو گئے مگر حضرت نے صرف یہ فرمایا "ببینم چہ ظہور پیوندد"۔ چنانچہ جو دن حاضری کا تھا اسی دن خسرو خاں کے ہاتھوں وہ قتل ہو گیا۔

---

[1] یہ بالواسطہ درخواست اس لئے تھی کہ سلطان الاولیاء نہ کبھی کسی دربار شاہی میں گئے نہ کسی بادشاہ کو اپنے فقر کدہ میں قدم رکھنے کی اجازت دی چنانچہ جب اسی سلطان علاؤ الدین نے زیادہ اصرار سے آنے کی اجازت چاہی تو کہلوایا کہ "اس فقیر کے گھر میں دو دروازے ہیں بادشاہ ایک دروازے سے آئے گا میں دوسرے دروازے سے باہر چلا جاؤں گا"۔

toobaa-elibrary.blogspot.com



جن دنوں محبوب الٰہی غیاث پور میں مقیم تھے، غیاث الدین تغلق (۷۲۵ھ میں) بنگالہ کی مہم سے واپس آرہا تھا۔ اس اقتدار کے مغرور نے اقلیم ولایت کے سلطان کو کہلوایا کہ جب تک میں دہلی پہنچوں آپ غیاث پور سے ہٹ جائیں۔ جب اس کی آمد کا وقت قریب آیا اور آپ نے اہلِ محبت میں ہیجان دیکھا تو فرمایا "ہنوز دہلی دور است"۔ اور دنیا نے دیکھا کہ بادشاہ ابھی دہلی سے تین میل دور ایک نئی عمارت میں مقیم تھا کہ اچانک یہ عمارت گری اور وہ ختم ہو گیا۔

مسئلہ سماع (نہ کہ قوالی) میں علمائے وقت نے نیستانِ معرفت کے شیر سے مقابلہ کی کوشش کی، مناظرہ میں منہ کی کھائی، حدیث کے مقابلہ میں فقہی قول کا مطالبہ کیا، ان کی اس ہٹ دھرمی اور اہانتِ قولِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر محبوبِ الٰہی جلال سے لبریز ہو گئے اور فرمایا "مجھے ڈر ہے کہ علمائے شہر کی اس بدعقیدگی کی نحوست سے آسمان سے بلا و جلا وقحط و وبا نہ آجائے"! دنیا نے دیکھا کہ اس واقعہ کے چھٹے سال اِدھر محبوبِ الٰہی کا وصال ہوا اور اُدھر محمد تغلق کی حماقت سے دلّی اُجڑ گئی۔ مناظرہ کرنے والے اور ان کے حمایتی علماء جلاوطن ہو کر قحط و وبا میں مبتلا دولت آباد کے راستہ میں ہزاروں کی تعداد میں موت کا نوالہ بن گئے ؎

بس تجربہ کردیم دریں دیرِ مکافات　　با دُردکشاں ہر کہ در اُفتاد بر اُفتاد

اس واقعہ میں ظہورِ قہر میں پانچ برس کی تاخیر بھی حضرت کی کمالِ محبوبیت کا پتہ دے رہی ہے کہ آپکے وجود سے قہر رُکا ہوا تھا ادھر آپ واصل بحق ہوئے اور ادھر عذاب آگیا۔

محبوب الٰہی کی "محبوبیت" کے یہ چند اشارات ہیں ورنہ روزمرہ کے شواہد کو کون سمیٹ سکے وُہ محبوب الٰہی بھی تھے اور محبوب نبی خاتم (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تھے وصال سے پہلے خود حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت خواب میں نصیب ہوئی اور ارشاد نبوی ہوا "نظام ہم کو آپ کا بڑا اشتیاق ہے"[1]۔ اللہ اللہ عشق الٰہی اور حب نبوی کی جزا بھی کیسی ملی ع

مستحق بودم و ایں ہا بر کاتم دادند!

---

[1] یہ ساری تفصیلات "بزم صوفیہ" اور تاریخ دعوت و عزیمت (جلد سوم) میں ملاحظہ ہوں۔

گفتگو تشنہ رہ کر بھی موقع کے لحاظ سے ذرا دراز ہو گئی، کہنا اس وقت کچھ اور ہے۔

یہ بات منجانب اللہ ہے کہ مجھ بے استحقاق ذرۂ بے مقدار کو اس معنوی آفتابِ عالم تاب سے گہرا روحانی ربط حاصل ہے، ایسا شدید ربط جس کو صوفیاء کی اصطلاح میں "نسبت اویسی" کہتے ہیں جس میں زمان کی طوالت اور مکان کا اختلاف بے معنیٰ ہو کر رہ جاتا ہے اور بے دیکھے بے ملے روحانی فیض مسلسل پہنچتا رہتا ہے ع

میدمد در تنِ من ہر نگہش جانے چند

ظاہری سبب اس نعمت کے ملنے کا یہ ہوا کہ ۱۹۵۶ء کے تقریباً وسط میں میرا دہلی جانا ہوا قیام اپنے شفیق و کریم بزرگ عزیز خسر و مرزا (صاحبزادہ ناصر الدین) صاحب[1] مدظلہٗ کے گھر تھا اور ہر طرح کی امیرانہ راحت و آسائش حاصل تھی، اہل و عیال بھی ساتھ ہی تھے مگر دوسرے ہی دن طبیعت میں ایک نامعلوم اضطراب پیدا ہوا، خیال آیا کہ اولیاءِ دہلی کے مزارات کی زیارت کرنی چاہیئے۔ تسکینِ قلبی حاصل ہو جائے گی۔ چنانچہ پہلے حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دی، پھر خانوادۂ ولی اللّٰہی کی خواب گاہ پر حاضر ہوا، اس کے بعد چراغ دہلی حضرت نصیر الدین نور اللہ مرقدہٗ کی درگاہ پر پہنچا، یہاں سے نکلا تو مہرولی پہنچ کر خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ کے مرقدِ انور سے کسبِ فیض کی کوشش کی، وقتی سکون ہر جگہ کچھ نہ کچھ ملا مگر گھر آ کر دل کا اضطراب جہاں تھا وہیں رہا۔ تیسرے دن خیال آیا اب تک سلطان الاولیاء کی بارگاہ میں تو حاضر نہیں ہوا، اپنے میزبانِ مکرم سے موٹر کار لی اور سرِ مغرب گلی قاسم جان سے نکل کر بستی حضرت نظام الدین آ پہنچا، اذان ہو رہی تھی، مغرب کی نماز مسجد میں، امیر تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد یوسف (المعروف بہ حضرت جی) رحمۃ اللہ علیہ کی اقتداء میں ادا کی اور ایک خاص کیف پایا، پھر دو رکعت سنت پڑھ لیک کر پہلے شہیدِ عشق حضرت امیر خسرو کے مزار پر فاتحہ پڑھی اور عشق کو دل میں جگا کر پیکرِ محبوبیت حضرت محبوب الٰہیؒ کے مرقدِ اقدس پر بہ تمام ادب حاضر ہوا، دعا کی تھی کہ یہاں

---

[1] افسوس ۲۴ دسمبر ۱۹۷۸ء کو دہلی ہی میں رحلت فرما گئے۔ متشرع ہمیشہ رہے مگر عمر کے آخری بیس بائیس سال میں قرآن پاک کی تلاوت، اس میں تدبر اور اس کے افہام و تفہیم کا شغف بہت زیادہ بڑھ گیا تھا اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند ہوں۔

tooba-elibrary.blogspot.com



بالکل تنہائی ملے وہ دعا مقبول نکلی، کامل خلوت ملی، مواجہ میں بیٹھ گیا، ادب سے گڑ گیا اور نہ جانے جذبِ فیضانی نے آناً فاناً پھر کہاں پہنچایا۔ ع

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم

البتہ جب واپس ہوش میں آیا تو اضطراب کافور تھا اور سکینت و سرور حاصل تھا اور اب تو عالم سارا پُر بہار معلوم ہو رہا تھا۔ گھر پہنچ کر اسی کیفیت میں سو جو گیا تو خواب میں سلطان الاولیاء قدس سرہٗ کی زیارت نصیب ہو گئی۔ دیکھا کہ محبت بھری نگاہ سے متوجہ ہیں۔ اس حقیر نے بڑی لجاجت سے عرض کیا کہ "حضرت میرے لئے دعا فرمائیے" جواب میں سلطان الاولیاءؒ نے، بالکل حضرت مرشدی (سید الملت والدین علامہ سید سلیمان ندوی) رحمۃ اللہ علیہ کے اندازِ دلربائی میں مسکراتے ہوئے فرمایا۔ "آخر کس بات کی؟"۔ ادب سے عرض رسا ہوا "اس بات کی کہ نسبت مع اللہ حاصل ہو جائے"۔ کمالِ لطف کے ساتھ تشفی فرمائی گئی کہ:

"جو چیز ملنے کی تھی وہ تو مل چکی باقی اور جو چھوٹی موٹی چیزیں ہیں وہ بھی اپنے وقت پر مل جائیں گی"

بس یہ واقعہ تھا اور یہ خاص شب تھی کہ مجھ سراپا عیب کو اس مسند نشین بزمِ ولایت سے ایک نسبتِ خاص دولتِ لازوال بن کر حاصل ہو گئی۔ یہ میری خوش بختی ہے اور انشاء اللہ "الحاق بالصالحین" کی ضمانت ہے

مفتخر از وے بہ غلامی منم      خواجہ نظام است و نظامی منم

سلسلۂ چشتیہ امدادیہ گو "صابریہ" کہلاتا ہے مگر در اصل اس سلسلۂ عالیہ میں حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہیؒ (المتوفی ۹۴۴ھ) کی ذاتِ مبارک "صابریہ" اور "نظامیہ" نسبتوں کا سنگم ہے حضرت ممدوح کا سلسلۂ سند ایک طرف پانچ واسطوں سے حضرت اقدس مخدوم علاؤ الدین صابر کلیری قدس سرہٗ سے ملتا ہے تو دوسری طرف پانچ واسطوں سے حضرت سلطان المشائخ دہلوی قدس سرہٗ تک متصل ہے یعنی طریقۂ نظامیہ میں آپ کو خلافت و اجازت حضرت شیخ درویش ابن محمد قاسم اودھیؒ سے انکو سید احمل بہرائچیؒ سے انکو حضرت سید بڈھن بہرائچیؒ سے اور اُن کو حضرت سید جلال الدین بخاری (مخدوم

جہانیانِ جہاں گشت) سے اور اُن کو چراغ دہلی حضرت خواجہ نصیر الدینؒ سے اور وہ خلیفۂ اعظم ہیں سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے[1]

اس لئے یوں بھی حیرت کی کوئی بات نہیں کہ ایک عرفاً "صابریہ" سلسلہ کا حلقہ بگوشِ نظامی" نسبت پر مفتوں کیسے ہے ؎

ہر قوم راست راہے، دینے و قبلہ گاہے ما سجدہ راست کردیم برطرف کج کلاہے !

حضرت محبوبِ الٰہی سے اس تعلق خاص کی بنا پر یہ تقاضا دل میں بار بار بڑی قوت سے بیتاب رہا کہ محض اپنے جذبۂ عشق کی تسکین کے لئے "مشقِ نام لیلیٰ" ہونی چاہیے یعنی اپنے لئے حضرت کی حیاتِ مبارکہ کی مرقع کشی کی سعادت پا لینی چاہیے۔ مگر جب یہ سوچتا تھا کہ یہ کام بہ کمالِ تحقیق و تفصیل محترم سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب کے ہاتھوں بزمِ صوفیاء میں اور مخدوم مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے قلم سے افادی انداز کے ساتھ دعوت و عزیمت (جلد سوم) میں اور پروفیسر خلیق احمد نظامی کی مؤرخانہ کاوش سے تاریخ مشائخ چشت میں انجام پا چکا ہے تو طبیعت رک جاتی تھی۔ پھر خیال ہوا کہ سوانح حیات نہیں بلکہ کوئی مقالہ حضرت کے مقام و منزلت کی وضاحت میں نئے زاویۂ نگاہ سے پیش کیا جائے، مگر اس خیال کے آتے ہی اپنے استاذ، بزرگ اور محسن حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ (چشتی و قادری) جیسی جامع کمالات صاحبِ نظر و خبر اور ذہین و طباع ہستی کا وہ کارنامہ تصور میں آیا جو انھوں نے حضرت سلطان مشائخ رح کی جلالت شان اور وسعتِ فیضان سے متعلق اپنی تصنیف "ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت" (جلد دوم) میں انجام دیا ہے، اس تصور سے اپنی فکر پر ہیبت طاری ہو گئی کہ ع

آرزو میخواہ لیک اندازہ خواہ

[1] ملاحظہ ہو رسالہ "سلاسل الاولیاء" از حضرت نور میاں (نواب سید نور الحسن خاں) رحمۃ اللہ علیہ ضیاء القلوب میں حضرت سید اجل بہرائچی رح کا نام چھوٹ گیا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com



سچ یہ ہے کہ حضرت گیلانی رحمتہ سلوک چشتیہ، خصوصاً طریقِ نظامیہ کی اساس کا "قرآنی" ہونا جس قوت اور واقعاتی شواہد کی شرح و بسط کے ساتھ پیش فرمایا ہے وہ اُنہی کا حصّہ تھا۔ قریب قریب ایک سو صفحات میں سلطان الاولیاء رح کے قرآنی شغف۔ اس کے اثر خاص و عام پھر آپ کے حدیث و سنت سے تمسک اور اسی ذوقِ پاکیزہ کی اپنے منتسبین میں تخلیق و ترویج کو عجیب ندرتِ کلام اور تاثیرِ تمام کے ساتھ سپردِ قلم فرمایا ہے۔

اس سارے مدوجزر کے باوجود اپنا قلبی تقاضہ کہ کچھ نہ کچھ قلمی سعادت سلطان الاولیاء کی نسبت سے حاصل کر ہی لینی چاہیئے، اپنی جگہ قائم رہا، البتہ اس تقاضہ کی تشفی کس صورت ہو؟ یہ سمجھ میں نہ آتا تھا۔ بالآخر فیضِ نظامی سے یہ گرہ کھل گئی۔ فوائد الفواد کا جو ملفوظاتِ نظامیہ کا مستند ترین مجموعہ اور خواجہ حسن علاء سجزیؒ کا قابلِ رشک کارنامہ ہے، مطالعہ کر رہا تھا کہ، یکایک یہ بات دل میں اتر آئی کہ اس بحرِ ذخار میں غوطہ لگا کر اس کی تہ سے موتی نکالے جائیں اور ان کو درجہ بندی کے ساتھ چند لڑیوں میں پرو دیا جائے تو خاصہ کی چیز بن جائے گی اور عام و خاص مبتدی و منتہی اور مرید و مرشد سب اس سے اپنی اپنی معنوی تزیین کا سامان کر سکیں گے۔

اپنے حدِّ علم میں یہ کام اب تک ہوا بھی نہیں تھا، اس لئے اس کو القائے رحمانی سمجھ کر اس کا ارادہ کر لیا ع

کار مہ بکامست الحمد للہ

جب یہ جواہر پارے جمع ہو گئے تو اس مجموعہ کا نام "جواہر الفوائد" بلا تکلف ذہن میں آیا جو نہایت موزوں ہے۔ اہلِ نظر دیکھیں گے کہ اب یہ جواہر الفوائد حضرت ابن عطاء اسکندری قدس سرہٗ کے دریا بہ کوزہ مجموعۂ معارف "الحکم" کی طرح معارفِ نظامیہ کا ایک مجموعہ تیار ہو گیا ہے اور زبانِ یار نا آشنا کے لئے اس ہیچمدان کو اس کے ترجمے کی بھی توفیق مل گئی ہے اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے۔ حضرت محبوبِ الٰہیؒ کی رُوح پر فتوح مسرور ہو، راقم الحروف کے لئے ذخیرۂ آخرت بنے اور طالبانِ طریق اس سے مستفید رہیں۔

[1] بزم صوفیہ (طبع اول صفحہ ۲۲۴

فوائد الفواد سے متعلق یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ اس کے مؤلفِ گرامی حضرت امیر حسن علاء سجزیؒ (المتوفی ۷۰۸ھ) ستتر برس کی عمر میں حضرت محبوب الٰہیؒ سے بیعت ہوئے ہیں[1] وہ ایک فوجی افسر تھے۔ بلا شبہ فارسی کے بلند پایہ ادیب اور شاعر تھے مگر عالمِ دین نہ تھے۔ اس لئے ان کے جمع فرمودہ ملفوظات میں سلطان المشائخ کے خالص علمی افادات خاطر خواہ جمع نہ ہو سکے جس کا ہمارے مخدوم مولانا گیلانی رح کو افسوس رہا، مگر چند عالمانہ نکات جو اس کتاب میں آگئے ہیں اُن سے حضرت کے حکیمانہ مذاق اور عالمانہ عظمت کی نشاندہی ہو جاتی ہے اور غور کرنے سے مجموعی طور پر حسبِ ذیل نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

(ا) حضرت کو قرآن پاک سے خاص شغف تھا، ہر بات میں نظرِ مبارک پہلے کلام اللہ ہی پر جاتی تھی۔

(ب) ہند کے برصغیر میں حدیث کا فن گو اُس دور میں آج کی بہ نسبت سطحی حیثیت کا تھا، اور "مشارق الانوار" سے آگے حدیث کی کتابیں ناپید تھیں۔ مگر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حضرت کو اس فن میں ناقدانہ نظر حاصل تھی۔ اسی لئے وہ صحیح وضعیف اور موضوع روایات کو بلا تامل وثوق کے ساتھ ممیز فرما لیتے تھے اور اس معاملہ میں صوفیانہ بے احتیاطی سے حضرت کا مذاق پاک رہا۔

(ج) جہاں تک مذہب فقہی کا تعلق ہے، گو حضرت حنفی تھے مگر شافعی مسلک کی باتوں کو بھی، حدیث وتاریخ کی بنیاد پر پوری فراخدلی سے قبول فرما لیتے تھے۔ یہ وسعتِ مشرب خود حضرت کے مجتہدانہ ذوق کی غمازی کرتا ہے۔

(د) حضرت فلسفہ وکلام کے دقائق سے باخبر ہیں مگر فنِ سلوک واحسان کو ان فنون کی اصطلاحات کے غیر ضروری بوجھ سے زیر بار نہیں فرماتے اور خود بھی اپنی طرف سے نئی اصطلاحات وضع نہیں فرماتے تھے تاکہ فنِ احسان قرونِ خیر کی سادگی سے آراستہ رہے۔ میرے شیخ اقدس حضرت مولانا علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرات چشت کے اس امتیاز کا ذکر کرتے ہوئے مسئلہ وحدت الوجود کے ضمن میں تحریر فرمایا ہے کہ "ہندوستان میں یہ مسئلہ مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کی روایت کے مطابق آٹھویں صدی میں آیا ہے، ورنہ حضرات چشت کے کلام میں، سلطان الہند خواجہ

[1] بزم صوفیہ (طبع اول) ص ۲۲۴



معین الدین سجزیؒ سے لے کر حضرت سلطان الاولیاء نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں اس کا ذکر یاد نہیں"۔[1]

اربابِ بصیرت جواہر الفوائد کے مطالعہ سے اس کے علاوہ اور بھی نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

جواہر الفوائد کو تنظیم اور حسنِ ترتیب کی غرض سے چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

**باب اوّل:** اس کا عنوان ہے "معارف وحکم" اس میں عمومی نوعیت کے عرفانی اور علمی نکات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

**باب دوم:** اس کا عنوان ہے "نکاتِ سلوک وطریقت" اس میں صرف تزکیۂ نفس تصفیۂ قلب اور راہِ سلوک سے متعلقہ جواہر پارے مندرج ہیں۔

**باب سوم:** اس کا عنوان ہے "فقہیات" اس کا پہلا مستقل عنوان "تحقیقِ حکمِ سماع و منع مزامیر" ہے جس میں نو ذیلی عنوانات کے تحت ارشاداتِ عالیہ نقل ہیں، اس کے بعد "مسائلِ مختلفہ" کے جلی عنوان کے تحت متفرق فقہی ملفوظات لائے گئے ہیں۔

"سماع" کا مستقل عنوان اس لئے باندھا گیا ہے کہ انصاف پسند اور حق نیوش اہل سماع اور مروجہ "قوالی" کے فرق کو صاف صاف معلوم کر سکیں، حضرات چشتیہ کا سماع آبِ شیریں ہے اور "قوالی" آبِ تلخ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ۔ کیا ستم ظریفی ہے کہ جن ہستیوں نے کتاب وسنت کا دامن اپنے نواجذ (دانتوں) میں مضبوط دبائے رکھا اور یہی تاکید اپنے متبعین کو کرتی رہیں جنھوں نے مزامیر (طبلہ وسارنگی وغیرہ) کو حرام سمجھا اور اس کے سننے والوں پر نکیر کی، بعد کو ان کے نام لیوا شہر بہ شہر اور خود اُن ہی کی دہلیزوں پر قوالیوں کی دھوم مچائے ہوتے ہیں اور اس مخالفانہ شغل کے جواز میں یہ اتہام اکابر چشت کے سر منڈ دیا ہے کہ وہ اس کے جواز کے قائل تھے اور خود قوالی سنتے تھے۔ انا للہ

[1] مکاتیب سید سلیمان رح مرتبہ مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم

**باب چہارم:-** اس میں وہ "اوراد" و وظائف اور عملیات، جمع کئے گئے ہیں جو فوائد الفواد میں منتشر ہیں، ان میں بھی حضرت محبوب الٰہی کے مسلک توحید اور ذوق قرآنی کی تجلیات نمایاں ہیں، ایک بھی تلقین ایسی نہیں ملے گی جو شریعت کی کسوٹی پر صد فی صد کھری نہ اُترے۔

عنوانات اور حواشی خواہ فارسی زبان میں لکھے گئے ہوں یا اُردو میں سب راقم الحروف کی طرف سے ہیں فوائد الفواد ایک ضخیم کتاب ہے جس کا رکھنا ہر ایک کے لئے شاید آسان نہ ہو مگر اس کی یہ جوہری تلخیص تو حجم میں بہت ہی کم ہے اللہ تعالیٰ اس کو سب کے ہاتھوں میں پہنچا دے تاکہ اہلِ طلب کی مراد بر آئے، بھٹکے ہوئے راہ پر آجائیں، محبت کا دم بھرنے والے حقِ محبت کو پہچان لیں۔ اور ادائے حق محبت پر کمر بستہ ہو جائیں اور سلطان الاولیاء محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین دہلوی قدس سرہٗ کے فیوض سے مالا مال ہو جائیں آمین بجاہِ طٰہٰ و یٰسین۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

العبد الجانی
غلام محمد سلیمانی غفر اللہ لہٗ
کراچی



## منقبتِ سلطان الاولیاءؒ بہ زبانِ خسروِ عارف و شیدا

شیخِ امم قطبِ حقیقت نظامؒ — خضر و مسیح از دمِ یُحْیِی الْعِظَام
آن بولایت شدہ سلطاں پناہ — دوختہ از ترکِ دو عالم کُلاہ
زیرِ نگیں عرصۂ ملک جمش — خطبۂ ھَبْ لِی رقمِ خاتمش
نَعْبُدُ اِیَّاکَ طرازِ عَلَم — فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ مقامِ قدم
راہروے کو بطریقِ صفا — رفت قدم بر قدمِ مصطفٰےؐ
سیرتِ میمونش بدیں پروری — نسخۂ دیباچۂ پیغمبری

چوں دمِ الہام زدہ کامِ او
نائبِ وحی آمدہ الہامِ او

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

## باب اوّل

# معارف و حِکَم

**۱۔ محبّت اصل الوصول ہست** — اندریں راہ خواجگی و غلامی درمیان نیست۔ ہر کہ در عالمِ محبّت درست آمد، کارِ او ساختہ شُد۔ (م۔ ج ۱)

**۲۔ اہل اللہ مخفی اند** — درمیانِ ہر علمے، خاصے ہست۔ (م۳۔ ج ۱)

**۳۔ جذب الٰہی و جُہدِ سالک** — اگرچہ فیضِ ایزدی نازل است اَمّا جدّ و جہدِ خود باید کرد[لہ]۔ (م۵۔ ج ۱)

**۴۔ طریقۂ حصُولِ حضوری** — اوّل حضور آنست کہ مصلّی آنچہ خواند معانیٔ آں بر دل بگذراند۔ (م۶۔ ج ۱)

**۵۔ صلۂ ایثار نقداً نقد است** — کیست کہ از خسیسی برنخاست کہ اُو را چیزی شریفی اقدام نہ کرد؟ (م۹۔ ج ۱)

---

لہ :۔ عارف رومی قدس سرّہٗ ہم بر ایں معنیٰ فرمودہ :

اصل خود جذب است لیکے خواجہ تاش ... کارکن موقوفِ آن جذب مباش

زانکہ ترکِ کار چوں نازے بود ... ناز کے در خورد جانبازے بود

مثنوی معنوی۔ دفتر ششم۔ زیرِ عنوان

قولِ النبی علیہ السّلام: لیس للماضین ھم الموت وانما لھم حسرۃ الفوت

toobaa-elibrary.blogspot.com



بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

## پہلا باب

# معارف و حِکَم

**۱۔ محبّت ہی وصول کی بنیاد ہے** — اس راہ (طریقت) میں آقائی و غلامی کا کوئی فرق نہیں۔ جو بھی محبّت کی دُنیا میں پُورا اُترا۔ بس اس کا کام بن گیا۔

**۲۔ اہل اللہ چھپے ہوئے ہیں** — عوام کے ہر گروہ میں کوئی خاص (اللہ والا) ضرور ہوتا ہے۔

**۳۔ جذبِ الٰہی اور سالک کا عمل** — گو فیضانِ الٰہی (ہی) اُترتا ہے (تو وصول میسّر آتا ہے)، مگر کوشش خود کو کرنی چاہیئے[لہ]۔

**۴۔ حضوری حاصل کرنے کا طریقہ** — استحضار کا ابتدائی درجہ یہ ہے کہ نمازی (نماز میں) جو کچھ پڑھتا ہے اس کے معنیٰ (و منشاء) کو دل میں لاتا ہے۔

**۵۔ ایثار کی جزا نقد ہے** — ایسا کون ہے کہ جس نے کوئی گھٹیا چیز چھوڑ دی ہو اور (اس کے بدلے) اس کے پاس کوئی اعلیٰ چیز (یعنی معنوی نعمت) نہ پہنچ گئی ہو۔

---

لہ : عارف رومی قدس سرّہٗ بھی یہی فرماتے ہیں : کہ گو وصولِ الٰہی تو حق تعالیٰ کے "جذب" ہی سے حاصل ہوتا ہے مگر سالکِ طریق کو اس جذب کے پہنچنے کے انتظار میں بیٹھا رہنا نہیں چاہیے۔ بلکہ تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب کے کام میں لگا رہنا چاہیے، کیونکہ کام ترک کر بیٹھنا تو اہلِ ناز کا شیوہ ہے۔ اور ایک فدائی عاشق کو ناز کس طرح سزاوار ہو سکتا ہے۔ (مثنوی معنوی۔ دفتر ششم)

## ۶- برکت از قدومِ اولیاء است

ہر موضع کہ ہست بیُمنِ اقدامِ ایشاں (یعنی اولیاءِ کرام) مرّوح است۔ چنانچہ جامع مسجدِ دہلی کہ اقدامِ چند اولیاء و بزرگان آنجا رسیدہ باشد کہ آں مقام چناں راحت دارد۔ (مُ۔ جُ)

## ۷- اسرار حصۂ اہلِ حوصلہ اند

حوصلۂ وسیع می باید کہ اسرار را شاید، و اہلِ ایں معنیٰ بتمامی اصحابِ صحو اند۔ (مُ۔ جُ)

## ۸- اظہارِ اسرار در غلبۂ شوق می باشد

آں زماں کہ اولیاء در غلباتِ شوق می باشند از سرِ سُکر چیزی می گویند اما آنکہ کامل است ہیچ نوع از اسرار بیروں نمی دہد[1]۔ (مُ۔ جُ)

## ۹- فضیلت اوراد کہ از اہلِ اللہ حاصل می شوند

طاعتی و وردی کہ از نفسِ صاحبِ نعمتی پذیرفتہ می شود در ادائی آں راحتی دیگر است ...... چند ورد است کہ من بر خود واجب کردہ ام و چند دیگر است کہ از خواجۂ خود یافتہ ام، در وقتِ ادائی ہر دو ورد راحت را تفاوت از آسمان تا زمین۔ (مُ۔ جُ)

---

[1]: اظہارِ اسرار از کاملان و اصحابِ صحو ہم پدید آمدہ و سبب آں ایں بودہ کہ آنہا بر اظہار مامور بودند۔ ہم چو غوث الاعظم گیلانی، الشیخ الاکبر ابن العربی و مجدد الف ثانی سرہندی وغیرہم (قدس اللہ اسرارہم)، اما آنچہ سلطان المشائخ قدس سرہٗ فرمودہ، قاعدۂ کلیہ است و معاملۂ ایں اکابر صورتِ استثنیٰ دارد۔ واللہ اعلم

toobaa-elibrary.blogspot.com



## ۶- اولیاءؒ کے قدم سے برکت ہے

جو جگہ بھی (خیر و برکت والی) ہے، انہی (اولیاء اللہ) کے قدموں کی برکت سے روح افزا بن گئی ہے۔ جیسے جامع مسجد دہلی ہے کہ چند اولیاء اور بزرگوں کے قدم یہاں پہنچے ہیں جب ہی یہ جگہ اس قدر راحت و سکینت والی ہے۔

## ۷- بھید صرف حوصلہ والوں کو ملتے ہیں

اسرارِ الٰہی کے لیے بڑے ظرف کی ضرورت ہے اور اس کی پوری اہلیت رکھنے والے صرف اصحابِ صحو (یعنی سُکر سے غیر مغلوب) ہیں۔

## ۸- غلبۂ شوق میں بھیدوں کا اظہار ہوتا ہے

اس وقت جبکہ اولیاء پر شوق (وغیرہ کیفیات) کا غلبہ ہو جاتا ہے تو وہ سُکر (مدہوشی) کی وجہ سے بعض اسرار کہہ ڈالتے ہیں۔ لیکن جو کامل ہے وہ کبھی بھی اسرار ظاہر نہیں کرتا[1]۔

## ۹- اہل اللہ سے حاصل کردہ اوراد کی فضیلت

جس (نفلی) عبادت یا وظیفہ کی تلقین کسی صاحبِ نعمت (واصل باللہ) کے ذریعہ ملی ہو اس کی تعمیل میں سکینت ہی کچھ اور حاصل ہوتی ہے۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔ بعض اوراد ہیں جو میں نے اپنے اوپر خود ہی لازم کر لیے ہیں اور بعض وہ ہیں جو میں نے اپنے مرشدؒ سے پائے ہیں۔ ان کی اوراد کی تعمیل کے وقت جو راحت و سکینت حاصل ہوتی ہے۔ اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

---

[1]: اسرار کا اظہار کاملین اور اصحابِ صحو سے بھی ہوا ہے اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ اظہار پر مامور و مجبور تھے۔ جیسے غوث الاعظم گیلانی، شیخ اکبر ابن عربی اور مجدد الف ثانی سرہندی وغیرہ (قدس اسرارہم) مگر جو بات سلطان المشائخ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمائی ہے وہ قاعدۂ کلیہ ہے اور ان اکابر کا معاملہ استثنائی حیثیت رکھتا ہے۔ واللہ اعلم

**۱۰- محکومی بہ از حاکمی** — مردم کہ محکومِ دیگرے باشد بہ کہ خود حاکم باشد۔ (م۱۲ - ج۱)

**۱۱- وِلایت و وَلایت** — شیخ را ہم "وِلایت" باشد و ہم "وَلایت" ......... آنچہ میانِ او و میانِ خلق است آن را وَلایت گویند، امّا آنچہ میانِ او و میانِ حق است آں وِلایت است و آن خاص محبت است و چوں شیخ از دنیا نقل کند وِلایتِ با خود ببرد، امّا وَلایت یکے تسلیم کند بدہد آں کس را کہ اُو خواہد و اگر او نہ دہد روا باشد کہ حق عز و جل آن وَلایتِ اُو بدیگری دہد۔ (م۱۴ - ج۱)

**۱۲- اعتبار از تقوٰی است** — چوں شیر از بیشہ بیروں آید کسی نہ پُرسد کہ ایں شیر نر است یا مادہ یعنی می باید کہ فرزندِ آدم بطاعت و تقوٰی معروف آید خواہ مرد باشد یا زن۔ (م۲۰ - ج۱)

**۱۳- فنائے کُلی مطلوب است** — بسوز اوّل شیخ الاسلامی را و پس خانقاہ را و بعد ازاں خود را۔ (م۲۴ - ج۱)

**۱۴- حقیقتِ وجودِ ما** — ہر کرا کہ وجود نیست بین العدمین است، وجودے کہ میانِ دو عدم باشد او را ہم عدم باید گرفت، چنانکہ در ایامِ معروفہ عورات را اگر یکے روز خون می بینند و دوم روز طہر باز سوم روز خون می بینند آں طہر را ہم حکمِ خون است — الوجود بین العدمین کالطہر المتخلل بین الدمین —



**۱۰- حاکمی سے محکومی بھلی** — جو شخص کسی (شیخِ کامل) کی غلامی میں ہے وُہ اس سے بہتر ہے جو خود مختار ہے۔[۵۱]

**۱۱- وِلایت و وَلایت** — پیرِ کامل کو "وِلایت" بھی حاصل ہوتی ہے اور "وَلایت" بھی ......... جو رشتہ پیر اور مخلوق کے درمیان ہے اس کو وَلایت کہتے ہیں اور جو پیر اور خدا کے درمیان ہے وہ وِلایت ہے اور وُہ خاص محبت (کی نسبت) ہے۔ جب پیر دُنیا سے رُخصت ہوتا ہے تو وِلایت تو اپنے ساتھ لے جاتا ہے البتہ وَلایت وُہ جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ اور اگر وہ کسی کو بھی نہ دے تو ہو سکتا ہے کہ حق تعالیٰ اس کی یہ "وَلایت" کسی دُوسرے کو دے دے۔

**۱۲- اعتبار کا مدار تقوٰی پر ہے** — جب شیر جنگل سے نکل آتا ہے تو کوئی نہیں پوچھتا کہ یہ شیر نر ہے یا مادہ (اس مثال سے) میری مراد یہ ہے کہ اولادِ آدم کی ساکھ کا مدار عبادت و تقوٰی پر ہے خواہ وُہ مرد ہو یا عورت؟

**۱۳- کامل فنا مطلوب ہے** — جلا دے پہلے شیخ الاسلامی (کی ہوس) کو اور پھر خانقاہ نشینی (کے خیال) کو اور اس کے بعد خود اپنے آپ کو بھی (فنا کی بھٹی میں جھونک دے)

**۱۴- ہمارے وجود کی حقیقت** — جس کسی کو وجود حاصل ہے وُہ دو عدم کے درمیان ہے (اس لئے) وُہ وجود جو دو عدم کے بیچ میں ہو۔ اس کو بھی عدم ہی سمجھنا چاہیے۔ جیسے کہ اگر ایامِ حیض میں عورتیں ایک روز خون دیکھیں اور دوسرے دن پاکی، پھر تیسرے دن خون، تو وُہ درمیانی پاکی کا دن بھی حیض ہی میں شمار ہوگا۔ وجود وجود و عدم کے درمیان ہے وُہ دو خون کے درمیانی پاکی والے دن کی

---

۵۱: میرے مرشدِ اقدس حضرت سلیمان ندوی کا شعر ہے: ؎

تھی جو آزادی تو ہر سُو دوڑ تھی — قید میں آرام ہی آرام ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

حاصل الامر درچنیں عمرے کہ وجودِ او در حکم عدم است چہ اعتماد باید کرد
وایں قدر را بعطلت و غفلت چہ باید گذرانید۔ (م۳ - ج۲)

## ۱۵۔ تزکیہ اصل است

مَردِ سرہ[1] باش ہر کجا کہ خواہی باش۔ (م۳ - ج۲)

## ۱۶۔ علامت سلامتیٔ ایمان

علامت سلامتیٔ ایمان آنست کہ وقتِ رحلت روئے زرد شود و جبین عرق کند۔ (م - ج۲)

## ۱۷۔ طریق حصولِ راحت از سیم و زر

راحت از سیم و زر ہست در رفتنِ او
ہست ...... از جمعِ زر و سیم کار آنست کہ از وے بدیگرے منفعتے رساند۔ م۲ - ج۲

## ۱۸۔ فضیلت ماہِ رجب

دریں ماہ دعاہا بسیار مستجاب شود و چہار شب دریں ماہ بس بزرگ
است۔ یکی شبِ اوّل۔ دوم شب آدینۂ اوّل، سوم شب پانزدہم
و چہارم شب بست و ہفتم کہ شبِ معراج است۔ (م۱۳ - ج۲)

## ۱۹۔ آدابِ دُعا

(۱) بندہ را وقتِ دُعا می باید کہ ہیچ معصیتے کہ کردہ باشد پیشِ دل نیارد و نہ ہیچ طاعتے، زیرا کہ اگر
طاعت پیشِ دل آرد عجب باشد و دعائے معجب مستجاب نہ شود و اگر
معصیت پیشِ دل آرد در ایقانِ دُعا سستی آرد۔ پس وقتِ دُعا نظر
خاص بر رحمتِ حق می باید داشت و موقن باید بود کہ البتہ ایں دُعا
مستجاب است۔ انشاءاللہ

(۲) وقتِ دُعا باید کہ ہر دو دست کشادہ باشد و برابر سینہ وایں

---

[1] : بفتح اوّل وثانی بمعنی بے عیب۔ پسندیدہ۔ برگزیدہ۔



طرح ہے۔ حاصلِ کلام یہ ہے کہ ایسی عمر جس کی موجودگی عدم کا حکم رکھتی ہے، کیا بھروسہ کیا جانا چاہیئے
اور اس عمر قلیل کو بیکاری اور غفلت میں کیوں گذارنا چاہیے۔

## ۱۵۔ تزکیہ اصل ہے

بے عیب انسان بنو (بنے رہو) جہاں من مانے رہو۔

## ۱۶۔ سلامتیٔ ایمان کی نشانی

سلامتیٔ ایمان (کے ساتھ دنیا سے جانے) کی علامت یہ ہے کہ موت کے وقت چہرہ زرد ہو جائے اور پیشانی پر پسینہ آجائے۔

## ۱۷۔ سیم و زر سے راحت حاصل کرنے کا طریقہ

سونے چاندی (اور روپے پیسے) سے اگر
راحت ملتی ہے تو اس کے خرچ کرنے سے ملتی ہے (جمع رکھنے سے نہیں، کیونکہ) اس
کے جمع رکھنے کا حاصل تو یہ ہے کہ اس سے دوسرے فائدہ اٹھائیں۔

## ۱۸۔ فضیلت ماہِ رجب

اس مہینے میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اور اس ماہ میں چار راتیں نہایت فضیلت والی ہیں
ایک تو پہلی رات، دوسری پہلے جمعہ کی رات، تیسری پندرھویں رات اور چوتھی ستائیسویں
رات جو شبِ معراج ہے۔

## ۱۹۔ آدابِ دُعا

(۱) دُعا کے وقت بندہ کو چاہیے کہ اپنے کیے ہوئے کسی گناہ یا
نیکی کا خیال دل میں نہ لائے۔ کیونکہ اگر نیکی پیشِ نظر رہی تو عجب
پیدا ہوگا اور صاحبِ عجب کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر گناہ پیشِ نظر رہا تو
(قبولیت) دُعا کا یقین کمزور ہو جائے گا۔ لہذا دُعا کے وقت تو نظر صرف حق تعالے
کی رحمت پر رکھنی چاہیئے۔ اور اس بات کا یقین رکھنا چاہیے کہ یہ دُعا ضرور قبول
ہو گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

(۲) دُعا کے وقت دونوں ہاتھ سینہ کے محاذ میں کھلے رہنے چاہیئں اور یہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

چنیں ہم آمده است کہ ہر دو دست متصل یک دیگر باید داشت و نیک بلند باید داشت و ہم چنیں صورت باید بست کہ گوئی ہمیں زمان چیزے در دستِ او خواہند انداخت۔

**۲۰۔ حقیقتِ دُعا** دُعا تسکینِ دل است، خدائے عز و جل می داند کہ چہ می باید کرد۔ (م - ج)

**۲۱۔ طریقۂ حفظِ قرآن** شیخ کبیر قدس اللہ سرّہٗ العزیز ہر کرا قرآن یاد گرفتن فرمودے، گفتے اوّل سورۂ یوسف یاد گیر کہ ہر کہ سورۂ یوسف یاد گیرد بہ برکتِ آں حق تعالیٰ اُو را تمام قرآن روزی کند۔ (م - ج)

**۲۲۔ سہ درویش** من سہ دانشمند ہم چناں دینی درویش صفت و نیک اخلاق، دیدہ ام، یکی مولانا شہاب الدین کہ از میرٹ بودہ است، دوم مولانا احمد حافظ، سوم مولانا کیتھلی۔

**۲۳۔ مولانا کیتھلی شہیدؒ** پیری بس با برکت بود اگرچہ با کسے پیوندی نداشت، اما بقائے صحبتِ بسیار کساں و مردانِ حق دریافتہ بود، در لقیۂ اُولی کہ او را بدیدم در تقریرِ اُو در ہیئتِ او معلوم شد کہ یکے از واصلانِ حق است، چیزے در خاطر بود، آں را از و پرسیدم، جواب داد کہ آں را ایں آید و ایں چنیں باشد۔ . . . . . . . اگر آں مشکل از صد دانشمندِ مجتہد پرسیدمے حل نہ شدے۔ (م - ج)

---

۵؎ در اثنائے قرآن خواندن او را شہید کردند رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً (م - ج)



بھی ثابت ہے کہ دونوں ہاتھ اچھی طرح بلند اور (ہتھیلیوں سے) ملے ہُوئے ہوں۔ اور ایسی ہیئت بنانی چاہیئے کہ اُسی وقت اس کے ہاتھ میں کوئی چیز ڈال دی جائے گی۔

**۲۰۔ دُعا کی حقیقت** دُعا (اپنی ذات میں) دل کی تسکین ہے (آگے) اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ (دُعا کرنے والے کے ساتھ) کیا معاملہ کرنا چاہیئے۔

**۲۱۔ قرآن حفظ کرنے کا طریقہ** شیخ کبیر قدس سرّہٗ (بابا فرید گنج شکر) جب کسی کو قرآن حفظ کرنے کی تلقین فرماتے تو ارشاد ہوتا کہ پہلے سورۂ یوسف یاد کرے کیونکہ جو کوئی سورۂ یوسف یاد کر لیتا ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ پُورا قرآن اس کو یاد کروا دیتا ہے۔

**۲۲۔ تین درویش** میں نے ایسے دینی درویش صفت اور نیک اخلاق تین عقل مند دیکھے ہیں:

ایک مولانا شہاب الدین جو میرٹھ کے تھے، دُوسرے مولانا احمد حافظ اور تیسرے مولانا کیتھلی۔

**۲۳۔ مولانا کیتھلی شہیدؒ** انتہائی با برکت بزرگ تھے۔ گو کسی سے وابستہ نہ تھے مگر بہت بزرگوں اور اللہ والوں کی صحبت اُٹھائی تھی۔ پہلی بار جب میں ان سے ملا اور انھیں دیکھا تو ان کی تقریر اور ہیئت سے پتہ چل گیا کہ وُہ واصلانِ حق میں سے ہیں۔ میرے دل میں ایک بات تھی۔ وُہ میں نے اُن سے پوچھی۔ جواب ملا کہ وُہ یوں بھی ہے اور اس طرح بھی ہو سکتی ہے . . . . . . . . . اگر میں اپنی اس مشکل کو سو مجتہد عقل مندوں سے بھی پوچھتا تو وُہ حل نہ ہو سکتی۔

---

۵؎: تلاوتِ قرآن پاک کے دوران انھیں شہید کیا گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۴- اصل دانائی آنست کہ از دنیا پرہیز کند۔ (م ۲۴ ج ۲)

## ۲۵- عاصی در حالتِ عصیان

بہ سہ صفت مطیع است اوّل[۱] آنکہ می داند کہ آنچہ می کنم حق نیست، دوم[۲] آنکہ می داند کہ خدائے تعالیٰ می داند و می بیند سوم[۳] آنکہ امیدِ آمرزش ہم دارد۔ ایں ہر سہ عقیدہ کارِ مطیعان است۔ (پس چوں اعتقادِ ایشان در دوام کبائر راسخ نباشد عذابِ ایشان ہم مدام نباشد) (م ۲۳ ج ۲)

## ۲۶- معجزہ۔ کرامت۔ معونت۔ استدراج

(۱) معجزہ از انبیاء است کہ ایشان را علمِ کامل و عملِ کامل باشد و ایشان صاحبِ وحی اند۔ آنچہ ایشان اظہار کنند آں معجزہ باشد۔ امّا (۲) کرامت آنست کہ اولیاء را باشد۔ ایشان را نیز علمِ کامل و عملِ کامل باشد، فرق ہمین است کہ ایشان مغلوب باشند، آنچہ از ایشان ظہور آید آں کرامت باشد۔ امّا (۳) معونت آنست کہ بعضے مجانین را باشد کہ ایشان را نہ علمے باشد و نہ عملِ کامل۔ گاہ، گاہ از ایشان چیزے بخرقِ عادت معائنہ افتد آں را معونت گویند۔ امّا (۴) استدراج آنست کہ طائفہ باشند کہ ایشان را اصلاً ایمان نباشد۔ چوں اہلِ سحر و غیرہ آں چیزے از ایشان دیدہ شود آں را استدراج گویند۔ (م ۲۳ ج ۲)

## ۲۷- اطوارِ علم

سہ طور است۔ یکے طورِ حس[۱] است۔ دوم طورِ عقل[۲] است۔ سوم طورِ قدس[۳] است۔

(۱) طورِ حس آنچہ مطعومات و مشمومات و مثل آنست بحس معلوم می شود۔ با



۲۱- اصل دانائی تو یہ ہے کہ (انسان) دنیا سے بچا رہے۔

## ۲- گناہ گار حالتِ گناہ میں

تین اعتبار سے مطیع (خداوندی) ہے، اوّل یہ کہ وُہ جانتا ہے کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں جائز نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ وُہ یہ بھی جانتا ہے کہ خدائے تعالیٰ جانتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے سرے یہ کہ اسے مغفرت کی اُمید بھی رہتی ہے۔ یہ تینوں عقیدے اہلِ طاعت کے ہیں۔ پس ان کا ارادہ چونکہ ہمیشہ ہمیشہ بڑے گناہ کرتے رہنے کا نہیں ہوتا۔ اس لیے ان پر اب بھی دائمی نہ ہو گا)۔

## ۲- معجزہ۔ کرامت۔ معونت۔ استدراج

(۱) معجزہ انبیاء سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا علم بھی کامل ہوتا ہے اور عمل بھی کامل۔ اور یہ حضرات صاحبِ وحی ہیں (اس لیے) جو چیز ان سے ظاہر ہو وہ مُعجزہ ہے۔ لیکن (۲) کرامت وُہ ہے جو اولیاء سے ظاہر ہو۔ ان کا بھی علم و عمل کامل ہوتا ہے، فرق یہ ہے کہ یہ حضرات مغلوب ہوتے ہیں۔ ان سے جو کچھ ظاہر ہو کرامت ہے۔ البتہ (۳) معونت وُہ ہے جو بعض بعض مجذوبوں سے ظاہر ہوتی ہے، کیونکہ علم رکھتے ہیں نہ عمل ان کا کامل ہوتا ہے۔ کبھی کبھی بطور خرقِ عادت کوئی چیز ان سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس کو "معونت" کہتے ہیں۔ مگر (۴) استدراج وُہ ہے جو غیر اہلِ ایمان سے ظاہر ہوتا ہے جیسے جادُوگر وغیرہ۔ جب ان سے کوئی چیز خرقِ عادت نوعیت دیکھنے میں آتی ہے تو اس کو "استدراج" کہتے ہیں۔

## علم کے اطوار

تین اطوار[۱] ہیں۔ ایک طورِ حس[۱] ہے۔ دوسرا طورِ عقل[۲] ہے اور تیسرا طورِ قدس[۳]۔

(۱) طورِ حس سے مُراد وہ حاسہ ہے جس کے ذریعہ کھانے پینے اور سونگھنے (چکھنے)

(۱) اطوار، واحد طور، لغوی معنی پہاڑ کے ہیں۔ یہاں مُراد امتیازی حا سے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) طورِ عقل است، آں بار و علم متعلق است کسبی و بدیہی - و
(۳) طورِ قدس نیز بدو علم منقسم است کسبی و بدیہی - اما آنکہ در عالمِ
قدس رسیدہ باشد کسبی ہائے عقلی را بہ بادیہی بداند -
(م ۲۳ - ج ۲)

## ۲۸ - صبر

صبر غلبۂ باعثۂ حق است بر غلبۂ باعثۂ ہوا -
(م ۲۶ - ج ۲)

## ۲۹ - الصّوم نصف الصّبر

اصل باعثۂ ہوا دو چیز است : خشم و شہوت - و صوم شہوت را
مقہور گرداند پس این جا "الصّوم نصف الصّبر" یافتیم - (م ۲۵ - ج ۲)

## ۳۰ - الصّبر نصف الایمان

صفتِ ایمان دو چیز است - عقائد و اعمال - و الصّبر نصف الایمان این است (م ۲۶ - ج ۲)

## ۳۱ - کلامِ نورانی

لختی سخن در آں افتاد کہ سخنی کہ از بزرگے و صاحبِ نعتے شنیدہ می شود آں را لذتِ دیگر است - اگر ہماں سخن از دیگرے شنیدہ آید چنداں ذوق نمی دہد - ارشاد فرمود :
"از مقامی کہ آں سخن بر می آید آں بنورِ معرفت آراستہ است" (م ۲۵ - ج ۲)

## ۳۲ - اطعام

درویشی این است کہ ہر آیندہ کہ بیاید بعد از سلام طعام پیش باید آورد و ابدأُوا بالسّلامِ ثُمَّ بِالطّعامِ ثُمَّ بِالکلامِ (م ۲۸ - ج ۲)

## ۳۳ - طرزِ شکوہ

سخن در حالتِ ماجراچناں باید گفت کہ رگِ گردن بر نیاید یعنی اثرِ غضب و تعصب پیدا نباشد - (م ۳۵ - ج ۲)

## ۳۴ - قباحت بدی کردن در عوضِ بدی

یکے خار نہد تو ہم خار نہی ایں خار خار باشد -
(م ۳۵ - ج ۲)





وغیرہ کا علم حاصل ہوتا ہے -
(۲) طورِ عقل وہ قوت ہے جس کے ذریعہ اکتسابی اور بدیہی علم حاصل ہوتا ہے -
(۳) طورِ قدس سے بھی دو طرح کے یعنی کسبی اور بدیہی علوم حاصل ہوتے ہیں - البتہ جو شخص عالمِ قدس تک پہنچ رکھتا ہے - عقل کے کسبی علوم اس کے لیے بدیہی ہو جاتے ہیں -

## ۲۸ - صبر

صبر نام ہے خواہشاتِ نفسانی کے تقاضہ پر تقاضائے حق کے غالب آجانے کا -

## ۲۹ - روزہ نصف صبر ہے

خواہشاتِ نفسانی کی اصل دو چیزیں ہیں : غصہ اور شہوت - اور روزہ شہوت کو دبا دیتا ہے
اسی لئے ہم نے روزہ کا نصف صبر ہونا سمجھا -

## ۳۰ - صبر نصف ایمان ہے

ایمان کے اوصاف دو ہیں : عقائد اور اعمال -
اس معنی میں صبر کو نصف ایمان کہا گیا ہے -

## ۳۱ - نورانی کلام

گفتگو اس پر چلی کہ جو بات کسی بزرگ صاحبِ مقام کی زبانی سننے میں آتی ہے اس کا لطف ہی کچھ اور ہے - اگر وہی بات دوسرے سے سُنی جائے تو وہ لطف نہیں آتا - وجہ یہ ارشاد فرمائی :
"جس مقام سے وہ بات نکلتی ہے وہ معرفت کے نور سے جگمگا رہا ہے"

## ۳۲ - کھانا کھلانا

فقیری طرز یہ ہے کہ جو کوئی بھی آئے سلام کے بعد اس کے سامنے کھانا پیش کر دیا جائے (جیسا کہ منقول ہے) ابتدا سلام سے کرو پھر طعام لاؤ پھر کلام کرو -

## ۳۳ - شکایت کا طریقہ

آپس کے شکوہ و شکایت کو اس طرح بیان کرنا چاہیئے کہ گردن کی رگ نہ اُبھرے یعنی غصہ اور عناد کا اثر ظاہر نہ ہو -

## ۳۴ - بُرائی کے جواب میں بُرائی کی قباحت

(کسی نے اگر دراستہ میں) کانٹا ڈالا - اور اس کے جواب میں تم نے بھی کانٹا ڈالا تو کانٹے ہی کانٹے ہو جائیں گے -



toobaa-elibrary.blogspot.com

**۳۵- مسلکِ درویشاں** — بیانِ مردمان ہم چنیں است کہ با نغزاں نغزے و با کوزاں کوزے۔ اما بیانِ درویشاں ہم چنیں است کہ با نغزاں نغزے و با کوزاں ہم نغزے۔ (م۔ ج)

**۳۶- اولیاء جائز العصمت اند** — انبیاء معصوم اند و نزدیکِ فقیر اولیاء ہم، لیکن انبیاء واجب العصمت اند و اولیاء جائز العصمت! (م۔ ج)

**۳۷- صُوفی انتقام نمی گیرد** — گفتہ اند کہ مالِ صوفی سبیل است و خونِ او مباح[۱]۔ (م۔ ج)

**۳۸- اسمِ اعظم** — ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ کہ معدہ را از لقمہ حرام پاک دار و دل از محبتِ دُنیا خالی کن بعد ازاں بہر اسمی کہ خدائے را بخوانی اسمِ اعظم است۔ (م۔ ج)

**۳۹- تکمیلِ ایمان** — ایمانِ کسے تمام نشود تا ہمہ خلق نزدیکِ او ہم چناں نہ نماید کہ پشکِ شُتر۔ (م۔ ج)

**۴۰- اقسامِ رزق** — مشائخ رزق را چہار قسم گفتہ اند۔ رزقِ مضمون[۱] و رزقِ مقسوم[۲] و رزقِ مملوک[۳] و رزقِ موعود[۴]۔

(۱) رزقِ مضمون آنست کہ آنچہ بدو رساند طعام و شراب و آنچہ او را کفایت است۔ ایں را رزقِ مضمون گویند یعنی کہ خدا ضامن است "وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔" (ہود : ۶)

---

[۱] : مراد آنکہ او از انتقامِ نقصانِ مال و جانِ خویش دست بردار شدہ باشد زیرا کہ او مال را وبال و حیاتِ ناسوتی را قید پندارد۔





**۳۵- درویشوں کا مسلک** — عام لوگوں کی روش تو یہ ہے کہ سیدھوں کے ساتھ سیدھے اور ٹیڑھوں کے ساتھ ٹیڑھے، مگر درویشوں کا مسلک یہ ہے کہ سیدھوں کے ساتھ سیدھے اور ٹیڑھوں کے ساتھ بھی سیدھے ہی۔

**۳۶- اولیاء جائز العصمت ہیں** — انبیاء (تو) معصوم ہیں (ہی) مگر فقیر کی رائے میں اولیاء بھی (ہو سکتے ہیں) مگر فرق یہ ہے کہ انبیاء کی عصمت وجوب (لازم) کا درجہ رکھتی ہے اور اولیاء کی عصمت (صرف) جواز کے درجہ میں ہے۔

**۳۷- صُوفی بدلہ نہیں لیا کرتا** — کہتے ہیں کہ صوفی (تو وہ ہے کہ اس) کا مال وقفِ عام ہے اور اس کا خون (قتل) مباح[۱]۔

**۳۸- اسمِ اعظم** — ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ معدہ کو حرام لقمہ سے پاک رکھو اور دل کو دنیا کی محبت سے خالی، پھر اللہ تعالیٰ کو جس نام سے بھی پکارو گے وہی اسمِ اعظم ہے۔

**۳۹- تکمیلِ ایمان** — کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی نگاہ میں ساری مخلوق اُونٹ کی مینگنی کی طرح نا قابلِ (التفات) نہ ہو جائے۔

**۴۰- رزق کی قسمیں** — مشائخ (کرام) نے رزق کی چار قسمیں بیان کی ہیں: رزقِ مضمون[۱]، رزقِ مقسوم[۲]، رزقِ مملوک[۳] اور رزقِ موعود[۴]۔

(۱) رزقِ مضمون سے مراد کھانے پینے کی چیزیں ہیں جو ایک شخص کی ضرورت کو پورا کر سکیں یعنی جس کی ضمانت اللہ نے لی ہے کہ "زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں ہے کہ جس کی روزی کا ذمہ دار اللہ نہ ہو" (سورۂ ہُود: آیت ۶)

---

[۱] : مُراد یہ ہے کہ وُہ اپنے مال اور جان کے بدلے سے دست بردار رہتا ہے۔ کیونکہ مال کو وبال سمجھتا ہے اور حیاتِ دنیوی کو ایک قید (غ۔ م)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) رزقِ مقسوم آنست کہ در ازل قسمت شدہ است و در لوحِ محفوظ ثبت شدہ۔

(۳) رزقِ مملوک آنست کہ ذخیرۂ او باشد از درم و جامہ و اسباب دیگر۔

(۴) رزقِ موعود آنست کہ حق تعالیٰ مر صالحاں را و عابداں را وعدہ کردہ است " وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ "۔

توکل در رزقِ مضمون باشد و در رزق ہائے دیگر نہ۔ زیرا کہ آنچہ مقسوم است در آں توکل چہ کند و آنچہ مملوک است در آں ہم توکل نمی آید و آنچہ موعود است آنجا ہم توکل نیست زیرا کہ آنچہ وعدہ کردہ است بخواہد رسید۔ توکل در رزقِ مضمون است۔ یعنی بداند کہ آنچہ کفاف ئست بالقطع بخواہد رسید توکل کند۔ (۳م - ج)

## ۴۱۔ زکوٰۃ سہ گانہ

شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز فرمود کہ زکوٰۃ بر سہ نوع است۔ زکوٰۃِ شریعت است و زکوٰۃِ طریقت است و زکوٰۃِ حقیقت است۔

زکوٰۃِ شریعت آنست کہ از دو بست درم پنج درم بدہد، و زکوٰۃِ طریقت آنست کہ از دو بست درم پنج درم نگہ دارد و زکوٰۃِ حقیقت آنست کہ ہمہ را بدہد و ہیچ نگاہ ندارد۔ (۹م - ج)

## ۴۲۔ کفر۔ بدعت۔ معصیت

بدعت از معصیت بالاتر است و کفر از بدعت بالاتر و بدعت بہ کفر نزدیک است۔ (۱۱م - ج)

[illegible]



(۲) رزقِ مقسوم وہ ہے جو ازل کا تقسیم شدہ ہے اور لوحِ محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے۔

(۳) رزقِ مملوک سے مُراد جمع کر کے رکھی ہُوئی چیزیں ہیں۔ خواہ وُہ روپیہ ہو یا کپڑا یا اور اسباب۔

(۴) رزقِ موعود سے مراد وہ رزق ہے جس کا وعدہ حق تعالیٰ نے خاص کر نیکوں اور عابدوں سے کیا ہے (جب کہ فرمایا) " جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے لئے کشادگی پیدا کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرتا ہے جو اس کے وہم و گمان سے باہر ہو۔" (سُورۂ طلاق : آیت ۲)

توکل صرف رزقِ مضمون میں ہے اور دُوسری اقسام میں نہیں۔ کیونکہ جو چیز مقسوم ہو چکی ہے اس میں توکل کیا معنیٰ ؟ اور جو چیزیں خود مِلک میں ہیں ان میں بھی توکل کوئی معنیٰ نہیں رکھتا (اسی طرح) جو موعود ہے اس میں بھی توکل نہیں کیونکہ وُہ تو حسبِ وعدہ پہنچے گا (غرض) توکل صرف رزقِ مضمون میں ہے۔ یعنی اس بات کا یقین موجود ہو کہ جو میری (بنیادی) احتیاج ہے وُہ یقیناً مل کر رہے گی۔ یہ اس کا توکل ہوگا۔

## ۴۱۔ زکوٰۃ کی تین قسمیں

شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہٗ نے فرمایا کہ زکوٰۃ کی تین قسمیں ہیں۔ زکوٰۃِ شریعت، دُوسرے زکوٰۃِ طریقت، تیسرے زکوٰۃِ حقیقت۔

زکوٰۃِ شریعت یہ ہے کہ دو سو درہم (جمع ہوں) تو ان میں سے ۵ درہم خیرات کر دے زکوٰۃِ طریقت یہ ہے کہ دو سو درہم (جمع ہوں) تو ۵ درہم رکھ لے باقی خیرات کر دے۔ اور زکوٰۃِ حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ خیرات کر دے اور کچھ بچا نہ رکھے۔

## ۴۲۔ کفر۔ بدعت۔ معصیت

بدعت گناہ سے زیادہ سنگین ہے۔ اور کفر بدعت سے زیادہ سنگین۔ اور بدعت، کفر سے قریب ہے۔

کنٹونمنٹ پبلک لائبریری
لرد اوڈین سنیما مال روڈ راولپنڈی

toobaa-elibrary.blogspot.com

## ۴۳۔ چہار شنبہ[۱]

آری مردمانِ این روز را نحس می گیرند و نمی دانند کہ روزی بس باسعادت است و امروز روزِ عظیم است تا اگر فرزندے دریں روز زادہ شود او بزرگ شود (م۴-ج)

## ۴۴۔ تقاضائے مسلکِ توحید

نظر آن جا[۲] باید داشت و ہمہ چیز از آنجا تصور باید کرد۔ (م۴-ج)

## ۴۵۔ فضیلتِ حُبِّ شیخ

آنکہ محب و معتقدِ شیخ است یک وقتِ او برابر ہمہ اوقاتِ آن متعبد است کہ مُرید باشد اما در محبتِ شیخ قصورے و در اعتقاد فتورے داشتہ باشد (م۴-

## ۴۶۔ اولیاء بر انبیاء فضیلت ندارند

مذہب بعضے آنست کہ اولیاء بر انبیاء فضیلت دارند سبب آنکہ انبیاء بیشتر احوال با خلق مشغول اند و این مذہب باطل است از سبب آنکہ اگرچہ انبیاء با خلق مشغول اند اما زمانی کہ با حق مشغول می شوند آن یک زمان بر جملہ اوقاتِ اولیاء شرف دارد۔ (م۴-ج)

## ۴۷۔ تدبیر تحذر از مخاصمت

نفس است و قلب است ہر گاہ کہ کسے بہ نفس پیش آید، این کس می باید کہ بقلب پیش آید۔ یعنی در نفس ہم خصومت است و غوغا و فتنہ و در قلب سکون و رضا و ملاطفت، پس چون کسے بہ نفس پیش آید و این کس بقلب پیش آید نفس مغلوب شود، اما اگر کسے بمقابلۂ نفس ہم بہ نفس پیش آید۔ پس خصومت و فتنہ را حد کجا است۔ (م۶-ج)

---

۱: یعنی چہار شنبۂ آخر کہ در ماہِ صفر افتد۔

۲: یعنی بر ذاتِ حق تعالیٰ شانہٗ۔





## ۴۳۔ چہار شنبہ[۱]

لوگ اس دن (آخری چہار شنبہ) کو منحوس سمجھتے ہیں اور انھیں یہ معلوم نہیں کہ یہ دن بڑی سعادت والا ہے اور آج کا دن نہایت برکت کا دن ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی کے آج لڑکا تولد ہو تو وہ بڑا اقبال مند ہوگا۔

## ۴۴۔ مواحدانہ مسلک کا تقاضا

نظر تو اس پر (یعنی ذاتِ حق پر) رہنی چاہیے اور ہر تصرف اسی کی طرف سے سمجھنا چاہیے۔

## ۴۵۔ محبتِ شیخ کی فضیلت

جو اپنے پیر کا عاشق اور معتقد کامل ہے اس کی ایک گھڑی بڑے عبادت گذار (غیر عاشق اور غیر معتقد کامل مرید) مُرید کے تمام اوقات کے برابر ہے[۲]۔

## ۴۶۔ اولیاء کو انبیاء پر فضیلت نہیں ہے

بعضوں کا مذہب یہ ہے کہ اولیاء کو انبیاء پر فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ انبیاء تو اکثر حالات میں مخلوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں۔ مگر یہ مذہب باطل ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ گو انبیاء مخلوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں مگر جس وقت وہ مشغول بحق ہوتے ہیں، اس وقت کا ایک لمحہ اولیاء کے (عمر بھر کے) تمام اوقات پر فضیلت رکھتا ہے۔

## ۴۷۔ مخاصمت سے بچنے کی تدبیر

ایک تو نفس ہے اور ایک قلب جس وقت کوئی نفسانیت سے پیش آتا (اور جھگڑتا) ہے تو اس شخص کو چاہیے کہ اس کے ساتھ دل (قلب) سے پیش آئے۔ مطلب یہ ہے کہ نفس میں تو دشمنی، شورش اور فساد ہے اور قلب میں سکون اور نرمی۔ پس جب کوئی نفسانیت سے پیش آئے اور دوسرا اس کے مقابل) قلب (کے اوصاف) کے ساتھ پیش آئے تو مخالف کا نفس (لا محالہ) دب جاتا ہے لیکن اگر وہ شخص نفسانیت کا مقابلہ نفسانیت سے کرے تو پھر دشمنی اور فساد کی کوئی انتہا نہیں رہ جاتی۔

---

۱: یعنی آخری چہار شنبہ جو ماہِ صفر میں آتا ہے۔

۲: کیونکہ اس میں یکسوئی زیادہ اور اس عاشق مرید میں کیفیت اور جذب زیادہ ہے۔

## ۴۸۔ دُنیا و دین

یکے صورتاً و معناً دنیا است و یکے صورتاً و معناً دُنیا نیست و یکے صورتاً دنیا نیست و معناً دنیا ہست و یکے صورتاً دنیا است و معناً دنیا نیست.......

ہر چہ زائد از کفاف است دنیا است (صورتاً و معناً) آنچہ صورتاً و معنیً دنیا نیست آں طاعت باخلاص است۔ و آنچہ صورتاً و معناً دنیا نیست و معناً دنیا است آں طاعتیست کہ بہ ریا کنند برائے جذب منفعت۔ و آنچہ صورتاً دنیا است و معناً دنیا نیست آں ادائے حقِ حرمِ خود است یعنی باہلِ بیتِ خود فراہم آید بہ نیّت آں کہ حقِ اُو بگذارد۔ (م۔ ج)

## ۴۹۔ دُعائے شیخ فریدؒ

شیخ الاسلام فریدالدین قدس اللہ سرّہ العزیز بارہا ہر کس را گفتے، خدائے عزّ و جل ترا دردے دہاد! آں کس حیران ماندے کہ این چہ دُعا است ایں ساعت معلوم می شود کہ آں چہ دُعا بود۔ (م۔ ج)

## ۵۰۔ چہار نوع خلق

خلق بر چہار نوع است۔ بعضے آنچناں اند کہ ظاہر ایشاں آراستہ باشد و باطن خراب و بعضے آنچناں اند کہ باطنِ ایشاں آراستہ باشد و ظاہر خراب و بعضے را ظاہر و باطن خراب باشد و بعضے را ظاہر و باطن آراستہ۔

(۱) طائفہ کہ ظاہرِ ایشاں آراستہ باشد و باطن خراب آں قوم متعبداں اند کہ طاعت بسیار کنند و دل ایشاں مشغولِ دنیا باشد۔ (۲) طائفہ کہ باطنِ ایشاں آراستہ باشد و ظاہر خراب آں مجانین اند کہ درونِ ایشاں باحق مشغول باشد و در ظاہر سر و سامانی نباشد و (۳) طائفہ کہ ظاہر و



## ۴۸۔ دُنیا اور دین

ایک صورت اور معنی (دونوں) کے لحاظ سے دُنیا ہے اور ایک صورت اور معنی (دونوں) کے لحاظ سے دُنیا نہیں اور ایک صورتاً دُنیا نہیں مگر معنی (و حقیقت) کے اعتبار سے دُنیا ہے اور ایک صورتاً دنیا ہے مگر معنی (و حقیقت) کے اعتبار سے دنیا نہیں........ جو کچھ بنیادی ضرورت سے زائد ہے وُہ (صورتاً اور معناً) دنیا ہے۔ جو چیز کہ صورت اور حقیقت (دونوں) کے اعتبار سے دنیا نہیں وُہ خلوصِ کامل والی عبادت ہے۔ اور جو صورتاً تو دنیا نہیں مگر حقیقتاً دنیا ہے وہ وہ عبادت ہے جو دکھاوے کے لیے اور دنیوی نفع کے لئے کی جاتی ہے۔ اور جو صورتاً تو دنیا ہے مگر حقیقتاً دُنیا نہیں وُہ اپنے اہل و عیال کے حقوق کی ادائیگی ہے جو اس نیت سے کی جاتی ہے کہ ان کے حق سے سبکدوشی حاصل ہو۔

## ۴۹۔ شیخ فرید (شکر گنجؒ) کی دُعا

شیخ الاسلام فریدالدین قدس سرّہٗ بارہا ہر ایک کو یہی دُعا دیتے تھے کہ خدائے بزرگ و برتر تجھے "درد" عطا فرمائے۔ سننے والا حیران رہ جاتا کہ یہ کیا دعا ہے۔ اب جا کے پتہ چلا ہے کہ وُہ کتنی بڑی دُعا تھی۔

## ۵۰۔ مخلوق کی چار قسمیں

مخلوق چار قسم کی ہے۔ بعضے ایسے ہیں کہ ان کا ظاہر آراستہ ہے اور باطن خراب۔ اور بعضے وُہ ہیں کہ ان کا باطن تو آراستہ ہے مگر ظاہر خراب اور بعضوں کا تو ظاہر اور باطن (دونوں ہی) خراب ہوتا ہے اور بعضے ظاہر اور باطن (دونوں کے) لحاظ سے آراستہ ہوتے ہیں۔

(۱) وہ جماعت جس کا ظاہر اچھا مگر باطن خراب ہو وُہ "متعبد" لوگوں کی جماعت ہے کہ کرنے کو عبادتیں خوب کرتے ہیں مگر ان کا دل تمام تر دنیا میں اٹکا ہوتا ہے اور (۲) وُہ گروہ جس کا باطن آراستہ مگر ظاہر خراب ہو وہ مجنونوں (مجذوبوں) کی جماعت ہے کہ ان کا دل اللہ سے پیوستہ ہے لیکن ظاہر میں (اہلِ عبادت کا سا) کوئی اہتمام و انتظام نہیں اور (۳) وُہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

باطن ایشاں خراب باشد آں عوام[3] اند و (۴) طائفہ کہ ہم ظاہر ایشاں آراستہ باشد و ہم باطن آں مشائخ اند۔ (م[14] - ج[4])

## ۵۱۔ در راہِ طریقت عمل باید

در راہِ حق ہر عملے[1] کہ ہست در باید آمد۔ اُمید باشد کہ عاقبت بر صدق باشد۔ (م[15] - ج[4])

## ۵۲۔ ذوقِ مشغولیٔ حق مُستغنی سازد

کسے کہ این ذوق دریافت (یعنی ذوقِ اشتغال بحق) پس باغیر چہ اُلفت نماید۔ (م[15] - ج[4])

## ۵۳۔ اقسامِ توبہ

توبہ بر سہ قسم است: حال[1] و ماضی[2] و مستقبل[3]۔ حال آنست کہ پشیمان شود یعنی ندامت آرد از معصیتے کہ کردہ است۔ ...... ماضی آنست کہ خصمان را خوشنود[2] کند۔ ...... مستقبل[3] آنست کہ نیت کند کہ پیشش بداں کہ معصیت کردہ باز نگردد۔ (م[18] - ج[4])

## ۵۴۔ عاصی و تائب

آنکہ گناہی می کند روئے او از جانبِ معصیت می باشد و قفائے او جانبِ حق۔ و آن زمان کہ تائب شد و انابت آورد باید کہ قفائے او جانبِ معصیت باشد و روئے او جانبِ حق۔ (م[18] - ج[4])

---

[1] : یعنی خواہ بغیرِ اخلاص باشد، بطورِ نقلِ محض باشد یا بغیرِ شوق و رغبت باشد، انجامِ کار مبدل بہ صدق گردد۔ چنانکہ شیخ العرب والعجم شاہ امداداللہ مہاجر مکی رح وضاحت فرمودہ کہ در اوّل ریا باشد، ثانیاً امرِ عادی گردد و بالآخر عبادت شود۔

[2] برادائیگی حقوق کہ تلف کردہ بود، تفصیل در اصل ملفوظ بیان فرمودہ است!



طبقہ جس کا ظاہر اور باطن دونوں خراب ہیں، وہ عوام ہیں۔ (۴) وہ جماعت جس کا ظاہر اور باطن دونوں آراستہ ہیں وہ مشائخ ہیں۔

## ۵۱۔ طریقت میں عمل درکار ہے

اللہ تعالیٰ کے راستے[1] میں جس طرح بھی ہو چل پڑنا چاہیئے۔ اُمید ہو سکتی ہے کہ آخر کار انجام صدق (اخلاص) پر ہی ہو جائے۔

## ۵۲۔ مشغولیٔ حق، سالک کو مُستغنی کر دیتا ہے

جس کسی کو یہ (یعنی مشغول بحق رہنے کا) ذوق مل گیا۔ پھر اس کو غیر اللہ سے کیا محبت باقی رہے گی؟

## ۵۳۔ توبہ کی قسمیں

توبہ کی تین قسمیں ہیں: حال[1] - ماضی[2] - مستقبل[3] - حال[1] (سے متعلق توبہ) یہ ہے کہ شرمسار ہو جائے۔ یعنی جو گناہ سرزد ہو چکا اس کے خیال سے کٹ کر رہ جائے۔ ...... ماضی[2] (سے متعلق توبہ) یہ ہے کہ مخالفین (جن کی حق تلفی کی ہو) اُن کو راضی کرے[2]۔ (خواہ معاف کرا کے خواہ حق ادا کرکے)...... مستقبل[3] (سے متعلق توبہ) یہ ہے کہ جو گناہ پہلے سرزد ہو چکا اس کا دوبارہ ارتکاب نہ کرے۔

## ۵۴۔ گنہگار اور تائب

گنہگار کا رُخ (جس وقت وہ گناہ میں مشغول ہوتا ہے) گناہ کی طرف ہوتا ہے اور اس کی پیٹھ حق تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے (البتہ) جس وقت اس نے توبہ کر لی اور رجوع کر لیا تو چاہیئے کہ اب اس کی پیٹھ (ہمیشہ کے لئے) گناہ کی طرف اور اس کا رُخ (دائماً) حق تعالیٰ کی طرف رہے۔

---

[1] : یعنی خواہ اخلاص کے بغیر، محض نقالی کے طور پر بلا شوق و رغبت کے بھی ہو تو آخر کار وہ صدق میں بدل جاتا ہے۔ جیسا کہ شیخ العرب والعجم شاہ امداداللہ مہاجر مکی رح نے وضاحت فرمائی ہے کہ: (ایک عمل) پہلے مرحلہ میں ریا ہے، پھر عادت بن جاتا ہے اور پھر عبادت!

[2] یعنی ان کے جو حقوق تلف کئے تھے ان کو ادا کرے۔ اصل ملفوظ میں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

### ۵۵۔ عفوِ پیر

عفوِ پیر باذنِ حق باشد۔ حق عفو فرماید۔ (م۲۲۔ ج۴)

### ۵۶۔ برکت بوجودِ اہلُ اللہ

اقبالِ دنیا از آنہاست (یعنی از وجودِ اہل اللہ) (م۳۲۔ ج۴)

### ۵۷۔ صدقہ۔ مُروّت۔ وقایت

صدقہ۱ آنست کہ چیزے بہ محتاج بدہد۔ اما مروّت۲ آنست کہ دوستے مردستے را چیزے بدہد۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وقایت۳ آنست کہ مرد خود را از زخمِ زبان کسے وتشنیع از یکے باز خرد یعنی یکے باشد کہ اگر اُو را چیزے ندہد بد گوید و سفاہت کند، برائے صیانتِ خود او را چیزے بدہد این را وقایت گویند۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این ہر سہ معنی کردہ است۔ (م۳۵۔ ج۴)

### ۵۸۔ شیخ احمد نہروانیؒ

در آں سماع کہ واقعہ شیخ قطب الدین بختیار بود قدس اللہ سرّہٗ العزیز شیخ احمد نہروانی نیز در آن مجلس حاضر بود۔ (م۳۶۔ ج۴)

### ۵۹۔ تاکید بیچارگی

کرامت پیدا کردن کارے نیست، مسلمانے روئے داشتے گدائے بیچارہ می باید بود۔ (م۳۶۔ ج۴)

### ۶۰۔ علامتِ کار برآری

ہر گاہ کہ چیزے برائے برآمدِ کارِ کسے بنویسد۔ اگر قلم زود زود برود، در جریان قلم درنگی نباشد آں مصلحت زود تمام شود و اگر قلم بہ دُشواری رود و مکثے باشد در آں کار ہم درنگے و مکثی باشد۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔



### ۵۵۔ مُرشد کی معافی

مُرشد کی طرف سے معافی (دراصل حق تعالیٰ کے ایماء اشارہ) سے ہوتی ہے۔ دراصل معاف حق تعالیٰ ہی فرماتے ہیں۔

### ۵۶۔ اولیاء اللہ کی برکت

دنیا کی اقبال مندی (ترقی و برکت) انہی (اولیاء اللہ) کے وجود سے ہے۔

### ۵۷۔ صدقہ۔ مروّت۔ وقایت

صدقہ۱ تو یہ ہے کہ محتاج کو کچھ دے دیا جائے۔ لیکن مروّت۲ یہ ہے کہ ایک دوست دوسرے دوست کو کوئی چیز ہدیہ کے طور پر دے۔ وقایت۳ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو دوسرے کی زبان اور طعن وتشنیع سے محفوظ رکھنے کے لئے اس کو خرید لے یعنی بعضا آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کو اگر کچھ نہ کچھ دے نہ دیا جائے تو وہ برائی کرتا پھرتا ہے اور کمینہ پن پر اتر آتا ہے (ایسی صورت میں) اپنی حفاظت کے لئے اس کو کوئی چیز (بطور تحفہ) دے کر اس کا منہ بند کر دیا جائے تو اس کو وقایت کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صدقہ کے) یہ تینوں معنی ارشاد فرمائے ہیں۔

### ۵۸۔ شیخ احمد نہروانیؒ

وہ محفلِ سماع جس میں شیخ قطب الدین بختیار قدس اللہ سرّہٗ (نے رحلت فرمائی)، اس میں شیخ احمد نہروانی (جو قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ سرّہٗ کے مرید تھے) بھی حاضر تھے۔

### ۵۹۔ بیچارگی کی تاکید

کرامت کا ظہور بڑی بات نہیں، ایک مسلمان جس کا رُخ حق کی طرف ہے اس کو تو عاجز فقیر بنے رہنا چاہیے۔

### ۶۰۔ کام بن جانے کی نشانی

جب کسی شخص کی کار برآری کے لئے کوئی چیز لکھے تو اگر قلم تیزی سے چلنے لگے اور اس کی روانی میں رکاوٹ نہ آئے تو وہ کام جلد پورا ہوگا اور اگر قلم تکلف سے چلے اور لکھنے میں دیر لگ جائے تو کام کے پورا ہونے میں بھی رکاوٹ اور دیر ہوگی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

این عقلیهاست۔ ہرچہ ازینہا از فراست باشد، اظہار کردنِ آن روا باشد۔ (م۳۷ - ج۴)

**۶۱۔ عزّتِ شعر و علم**

شعر چیزے لطیف است۔ اَمّا چوں مدح می کنند و بر ہر کسے می برند سخت بے ذوق است و علم نیز ہم چنیں در نفسِ خویش بس شریف است اَمّا چوں آن را کسب می سازند و بدرہا می دوند عزّت آن می رود[1]۔ (م۴۰ - ج۴)

**۶۲۔ سہ نوعِ خلق**

خلق بر سہ نوع است۔ یک[1] نوع آنست کہ دنیا را دوست دارند و ہمہ روز در یادِ آن باشند و در طلبِ آن، و ایں چنیں بسیار اند۔ نوعِ دوم[2] آنست کہ دنیا را دشمن دارند و ذکرِ آں بمذمت کنند و یکبارگی بعداوتِ آں مشغول باشند، نوعِ سوم[3] آنست کہ دنیا را نہ دوست دارند نہ دشمن، و ذکرِ آں بمحبت و عداوت نکنند و ایں قسم بر از ہر دو قسم است۔ (م۲۶ - ج۴)

**۶۳۔ لسانِ حال باید**

لسانِ قال است و لسانِ حال، پند و نصیحت بہ لسانِ حال مؤثر آید۔ چون لسانِ حال نباشد قال مؤثر نباید۔ (م۴۶ - ج۴)

**۶۴۔ جمعِ دنیا**

دنیا را جمع نباید کرد اَمّا آنچہ لابدی باشد......

؎ زر از بہرِ دادن بود اے پسر
زبہرِ نہادن چہ سنگ و چہ زر (م۴۶ - ج۴)

---

۱؎ حکیم الامت تھانویؒ علماء را وصیت فرمودہ کہ اگر در دلِ آنہا وصفِ مستغنی پیدا نیست، آں را باید کہ از اہلِ دنیا بہ تکلف مستغنی باشند و گرنہ عظمتِ دین و شرافتِ علم پامال گردد!

toobaa-elibrary.blogspot.com



یہ عقلِ (ایمانی) کی باتیں ہیں، ان میں سے جو بات (عام) دانائی کی ہو۔ اس کا اظہار جائز ہوگا۔

**۶۱۔ شعر اور علم کی عزّت**

شعر ایک لطیف چیز ہے لیکن اگر اس کو ہر ایک کی تعریف میں استعمال کیا جائے اور ہر ایک کے سامنے (صلہ حاصل کرنے کے لئے) پیش کیا جائے تو یہ سخت بدذوقی ہے۔ اسی طرح علم بھی اپنی ذات میں نہایت ہی شریف چیز ہے لیکن جب اس کو کمائی کا ذریعہ بنایا جاتا ہے اور اس کو لے کر اہلِ دنیا کے دروازوں پر دوڑتے ہیں۔ تو اس کی عزّت (و شرافت) برباد ہو جاتی ہے[1]۔

**۶۲۔ مخلوق کی تین قسمیں**

مخلوقِ (انسانی) کی تین قسمیں ہیں: (۱) ایک قسم وہ ہے جو دنیا دوست ہے اور رات دن اس کی طلب میں لگی ہوئی ہے اور ایسے لوگ کثرت سے ہیں۔ (۲) دوسری قسم وہ ہے جو دنیا کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور اس کا ذکر برائی کے ساتھ کرتے ہیں اور اس کی مخالفت میں منہمک رہتے ہیں۔ (۳) تیسری قسم وہ ہے جو دنیا سے نہ دوستی کا تعلق رکھتے ہیں نہ دشمنی کا، اور اس کا ذکر بھی ان دونوں میں سے کسی جہت سے بھی نہیں کرتے، اس قسم کے لوگ پہلے دونوں طبقوں سے بہتر (برتر) ہیں۔

**۶۳۔ زبانِ حال چاہیئے**

(ایک) بولنے والی زبان ہے اور (ایک) زبانِ حال ہے۔ پند و نصیحت جو زبانِ حال سے ہو وہ مؤثر ہوتی ہے اور جہاں یہ نہ ہو تو نرا قال (کہنا) کچھ اثر نہیں رکھتا۔

**۶۴۔ دنیا جمع کرنا**

دنیا اکٹھی نہیں کرنی چاہیے مگر صرف اتنی جو (زندگی گزارنے کے لیے) ناگزیر ہو...... ؎ اے عزیز دولت تو راہِ حق میں لٹانے کے لئے ہے، اگر جمع ہی کر رکھنا ہے تو کیا دولت اور کیا پتھر دونوں برابر ہیں۔

---

۱؎ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے علماء کو وصیت کی ہے کہ اگر ان کے دل میں استغنا کا وصف نہ بھی ہو تو ظاہری طور پر ہی سہی، اہلِ دنیا سے استغنا برتیں ورنہ دین اور علمِ دین کی عزّت جاتی رہے گی۔

## ۶۵- احوالِ مشائخ

مشائخ را و مُرانِ حق را حالے کہ پیدا می شود
از آنجاست کہ رسول را علیہ السلام نیز احوال بُود (م ۴۹ - ج ۴)

## ۶۶- حقیقتِ تعویذ

شیخ فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز وقتے
بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
نور اللہ مرقدہٗ عرضداشت کرد کہ خلق از من تعویذ می طلبند، فرمان چیست؟
بنویسم بدہم ؟ شیخ قطب الدین فرمود کار نہ بدستِ تست و نہ بدست
من، تعویذ نامِ خدا الیست و کلامِ خدائے۔ می نویس و بدہ - (م ۵۱ - ج ۴)

## ۶۷- تاثیرِ تعویذ

فرمود (یعنی شیخ الاسلام فرید الدینؒ) کہ من ترا
(یعنی سلطان المشائخؒ را) اجازت دادم کہ تعویذ
نویسی و بدہی۔ بعد ازاں فرمود کہ مساس دستِ بزرگاں ہم کارے اردم۔ (م ۵۱ - ج ۴)

## ۶۸- اسراف چیست

ہر چہ بے نیت بدہند و برائے خدا ندہند
اسراف است، اگر ہم وانگے بدہند اسراف
باشد و آنچہ بجہتِ رضائے حق دہند، اگر ہمہ عالم بدہند اسراف نباشد۔
(م ۵۲ - ج ۴)

## ۶۹- قبولیتِ یک عمل برائے ساختنِ کار کافی است

ہر طاعتے
کہ بندہ بکند مالی یا بدنی یا خلقی از اخلاق پاکیزہ، اگر یک چیز ازاں قبول افتد
ہمہ کار ہائے بندہ در پناہِ آں ساختہ شود۔ (م ۵۲ - ج ۴)

## ۷۰- تمسک بہ ہمہ کلید باید کرد

قفلِ سعادت را کلید ہاست
نتواں دانست کہ بکدام کلید
کشادہ شود، پس تمسک بہ ہمہ کلید باید کرد۔ (م ۵۲ - ج ۴)



## ۔مشائخ کے احوال

مشائخ اور اہلِ دل حضرات کو جو احوال پیش آتے ہیں۔ اس کا سبب
یہ ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی احوال گذرے ہیں۔

## ۔ تعویذ کی حقیقت

ایک مرتبہ شیخ فرید الدین قدس اللہ سرہٗ نے اپنے مُرشد
شیخ الاسلام قطب الدین بختیار (کاکی) نور اللہ مرقدہٗ
خدمت میں عرض کیا کہ لوگ مجھ سے تعویذ مانگتے ہیں (حضرت کا) کیا حکم ہے ؟ کیا لکھ دیا کروں؟
خ قطب الدینؒ نے ارشاد فرمایا: کہ نہ تمہارے ہاتھ میں کچھ ہے نہ میرے ہاتھ میں کچھ ہے۔
ویذ (میں یا تو) خدا کا نام ہے یا خدا کا کلام۔ لکھوا در دو !

## ۔ تعویذ کا اثر

فرمایا (یعنی بابا فرید شکر گنجؒ نے) کہ میں تجھیں (یعنی سلطان المشائخؒ کو)
تعویذ لکھنے اور دینے کی اجازت دیتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ بزرگوں کے
میں تاثیر ہوتی ہے۔ (جو کلام کی ذاتی تاثیر کے علاوہ ہے)

## ۔ فضول خرچی کس کو کہتے ہیں

جو چیز بھی بلا نیتِ (خیر) کے اور خدا کی رضاجوئی
کے لیے نہیں دی جاتی وہ فضول خرچی ہے
وہ ایک حبہ کیوں نہ ہو۔ اور جو اللہ کی رضا جوئی کے لیے دیا جاتا ہے اگر تمام دنیا بھی لُٹادی
ئے تو فضول خرچی نہیں۔

## ۔ ایک عمل کی قبولیت حاجت برآری کے لیے کافی ہے

بندہ جو
کوئی نیکی
کرتا ہے خواہ وہ مالی ہو یا بدنی یا اخلاقی، اگر اس میں سے ایک بھی قبول ہو جاتی ہے تو
سارا کام اس کی ایک نیکی کے طفیل بن جاتا ہے۔

## ۔ ہر کنجی سے کام لینا چاہیئے

سعادت (پذیری) کے قفل کی بہت سی کنجیاں ہیں۔
نہیں معلوم کہ قفل کس کنجی سے کھُلے گا۔ لہذا ہر کنجی سے
لینا چاہیئے (یعنی نیکی کے ہر کام کو اختیار کرنا چاہیے)

toobaa-elibrary.blogspot.com

## ۷۱۔ صفائیِ باطن شرط است

ہر گاہ کہ درونِ مرد از کدورات ہا صاف شدہ ازیں ہا (یعنی از مردانِ غیب وغیرہ) بسیار بیند ..... اما بسبب افعالِ قبیح کہ دریں کس است ازاں مستوری می ماند۔ چوں درونِ صفائی کامل پذیرفت بسیار مثلِ ایں معاینہ کند۔ ۵

آں نافہ کہ می جستی ہم با تو در گلیم است
تو از سیہ گلیمی، بُوئے ازاں نداری (م ۵۴ - ج ۴)

## ۷۲۔ مفہومِ للصّائم فرحتانِ

(للصّائم فرحتان فرحۃ عند الافطار وفرحۃ عند لقاء الملک الجبار) ایں فرحتِ صیام عند الافطار فرحتِ اکل و شرب نیست، ایں فرحت بر اتمامِ صوم است یعنی صوم چوں تمام کند او را فرحتی بیاید کہ الحمد للہ ایں از من تمام شد و امیدوارِ نعمتِ رویت شدم..... ہر طاعتی را جزائے معین است چوں جزائے روزہ نعمتِ رویت است، ہر آئینہ صائم باتمامِ صوم شاد شود بامیدِ آں نعمت۔ (م ۶ - ج ۴)

## ۷۳۔ مفہوم کھاتین

ایں اشارت ہم بریں بسند نیست کہ من و او یک جا باشم ہم چنیں کہ ایں دو انگشت یکجا است، ایں اشارتِ درجہ است یعنی ہم چنیں درجہ کہ مرا باشد ہم چنیں درجہ او را دہند زیرا کہ انگشتانِ خلق کہ ہستند، انگشتِ میانہ بلند تر از مسبّحہ است۔ اما رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام انگشتِ مسبّحہ و میانہ ہر دو برابر بود۔

(م ۶ - ج ۴)



## ۷۱۔ باطن کی صفائی شرط ہے

جب کسی کا باطن گندگیوں سے پاک ہو گیا، تو "مردانِ غیب" وغیرہ بہت دیکھے گا.......
...اس میں جو بد اعمالیاں ہوں گی وُہ اس میں حجاب بن جاتی ہیں۔ جب باطن کی کامل درجہ میں ...ائی ہو جائے اس قسم کی (غیبی) چیزیں بہت دیکھے گا۔ ۵

...کا ترجمہ) جس مشک کے نافہ کی تجھے تلاش ہے وُہ تیرے ہی پاس کمبل کے اندر ہے لیکن کمبل چونکہ گندہ ہے اس لیے اس کی خوشبو محسوس نہیں ہو رہی ہے۔

## ۷۲۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں

(روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک فرحت افطار کے وقت اور ایک فرحت ...نشد (ملک جبار) کے دیدار کے وقت۔ (حدیث)) یہ فرحت جو افطار کے وقت حاصل ...تی ہے۔ کھانے پینے کی فرحت نہیں ہے بلکہ روزہ پورا ہو جانے کی خوشی ہے، یعنی جب ...وزہ پورا ہو چکتا ہے تو روزہ دار کو سرور ملتا ہے کہ الحمد للہ مجھ سے روزہ پورا ہو گیا اور اب ...اللہ کے دیدار کا اُمیدوار بن گیا........ ہر طاعت کی ایک متعین جزا ہے ...ور چونکہ روزہ دار کی جزا اللہ کا دیدار ہے، یقیناً ایک روزہ دار روزہ پورا کر کے ...س نعمت کی اُمید سے خوش ہوتا ہے۔

## ۷۳۔ کھاتین کا مفہوم

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا (اپنی دو انگلیوں کو ملا کر) اشارہ کرنا اس بات کی سند نہیں کہ میں اور وُہ (مثلاً سچا تاجر) ...نت میں) ایسے ہی یکجا رہیں گے جیسے یہ دو انگلیاں (شہادت والی اور بیچ والی انگلیاں) ...یک دوسرے سے متصل ہیں۔ (بلکہ آپ کا یہ) اشارہ درجہ بتانے کے لیے ہے کہ جنت ...ں جو درجہ میرا ہو گا وُہی اس کو دیا جائے گا۔ کیونکہ عام لوگوں کی تو درمیانی انگلی، شہادت ...الی انگلی سے اُونچی ہوتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں اُنگلیاں ...ابر تھیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

**۷۴۔ تذکرۂ زیارتِ کعبہ**
مردمان بزیارتِ کعبہ روند چوں باز می آیند ذکرِ آں در ہر مقام می کنند و بیشتر در یادِ آں می باشند و آں نیکو نیست!
(م ۶۵ - ج ۴)

**۷۵۔ طمع از مرید**
پیر را بر ہیچ نوع از مرید طمع نشاید۔
(م ۶۶ - ج ۴)

**۷۶۔ صدقِ محبّت**
صدقِ محبّت متابعت است۔
(م ۱ - ج ۵)

**۷۷۔ تاثیرِ حُبّ حق**
تا محبّتِ حق در غلافِ قلب باشد۔ امکانِ معصیت[۵۱] ہست۔ اما چوں محبّت در سویدائے قلب در آید پیش امکانِ معصیت نباشد۔
(م ۱ - ج ۵)

**۷۸۔** من رضی اللہ تعالیٰ بقلیل من الرزق رضی اللہ تعالیٰ بقلیلٍ مّن العمل۔
(م ۳ - ج ۵)

**۷۹۔ قرأتِ دیگر**
ایں دو فائدہ در کتابے دیدہ ام۔ یکے دریں آیہ وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْكًا كَبِیْرًا۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ مَلِكًا كَبِیْرًا می خواند۔ ... دوم در آیہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ایں اسم مِنْ اَنْفَسِكُمْ خواندہ اند و ایں اَنْفَسُ اَفْعَلُ است از نفیس۔
(م ۴ - ج ۵)

**۸۰۔ مُراد از قُرّۃُ عَینی**
حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاكُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَ النِّسَآءُ وَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ (الحدیث) مقصود ازیں "نساء" عائشہ است رضی اللہ عنہا

---

۵۱: یعنی گناہِ کبیرہ۔



**۷۴۔ زیارتِ کعبہ کا تذکرہ**
لوگ خانہ کعبہ کی زیارت کو جاتے ہیں اور جب لوٹ کر آتے ہیں تو ہر وقت اور ہر جگہ اکثر اسی کا ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ مناسب نہیں ہے۔

**۷۵۔ مُرید سے لالچ**
مُرشد کو اپنے مرید سے کسی بھی نوعیت کی کوئی لالچ نہیں رکھنی چاہیے۔

**۷۶۔ محبّت کی سچائی**
محبّت کی سچائی (اپنے محبوب پیغمبرِ اکرم ؐ کا) اتباع چاہتی ہے۔

**۷۷۔ اللہ کی محبّت راسخ ہونے کا اثر**
جب حق تعالیٰ کی محبّت قلب کے (محض) غلاف میں ہے تو گناہ[۵۱] کا امکان باقی ہے مگر جب یہ محبّت قلب کی گہرائی میں گھر بنا لیتی ہے تو پھر گناہ کا امکان باقی نہیں رہتا۔

**۷۸۔ تھوڑا رزق کافی تو تھوڑا عمل بھی کافی**
جو بندہ اپنے اللہ کے دیئے ہوئے تھوڑے رزق سے راضی رہا تو اللہ اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہو گیا۔

**۷۹۔ دُوسری قرأت**
میں نے یہ دو نکتے ایک کتاب میں دیکھے ہیں۔ ایک اس آیت میں وَاِذَا رَاَیْتَ ...... مُلْكًا كَبِیْرًا۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ مَلِكًا كَبِیْرًا پڑھا کرتے تھے۔ ...... دوسرا اس آیت میں لَقَدْ جَآءَكُمْ ...... مِنْ اَنْفُسِكُمْ اس کو مِنْ اَنْفَسِكُمْ بھی پڑھا گیا ہے اور یہ اَنْفَسُ اَفْعَلُ ہے نَفِیْس سے (یعنی اَنْفَسُ اسم تفضیل ہے نفیس کا)

**۸۰۔ "قُرّۃُ عینی" سے مُراد**
"میرے لیے تمہاری دُنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں۔ خوشبو عورت اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے" (حدیث)
اس حدیث شریف میں النّساء سے مقصود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ کیونکہ آپ اور

---

۵۱: مراد کبیرہ گناہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بہ سبب آنکہ از حرمہائے دیگر میل رسول علیہ السلام جانب او بیشتر بود و مقصود از "قرۃ عینی فی الصلوٰۃ" فاطمہ است رضؓ کہ آں ساعت او در نماز بود ــــ بعضے گویند کہ مقصود او نماز است، اگر مقصود ازیں صلوٰۃ بودے صلوٰۃ را مقدم داشتے بریں دو چیز۔ (م۵ - ج)

### ۸۱ - عیب بینی نشاید

اگر کسے یکے را بہ عیب بینی طعن کند اوّل باید کہ بیندیشد کہ آں عیب در من ہست یا نہ؟ اگر آں عیب در و باشد او را شرم نباید کہ او بہ عیبے کہ بداں مُبتلا باشد دیگرے را بہ طعن کند و اگر آں عیب در و نباشد شکرانہ خدائے عزّ و جل آرد کہ او را ازاں عیب نگاہ داشتہ است۔ دیگرے را بداں عیب طعن نشاید کرد۔ (م۵ - ج)

### ۸۲ - حکمت زحمت

مردم را زحمتے می شود۔ آں دلیل خیر او ست او نمی داند۔ (م۶ - ج۵)

### ۸۳ - تکریم فقراء و مرضاء در قیامت

فردائے قیامت اٰمنّا وصدّقنا

فقراء را چنداں درجہ خواہد بود کہ جمیع خلائق آرزو برند و گویند اے کاش ما در دنیا فقیر می بودیم۔ و طائفہ کہ در دُنیا بیشتر حال مریض می باشند، ایشاں را ہم فردائے قیامت چنداں درجہ خواہد بود کہ جمیع خلائق آرزو کنند کہ اے کاش! ما در دنیا رنجور حال می بودیم۔ واللہ اعلم۔ (م۶ - ج۵)

### ۸۴ - فرمانِ شیخ

فرمانِ شیخ ہم چو فرمانِ رسول است علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (م - ج۵)

### ۸۵ - نورِ معتبر

قاضی قطب[1] الدین گفت ہر نوری کہ موافق احکامِ شرع نیست آں ظلمت است۔ (م۱۲ - ج۵)

[1] نبیرہ او قاضی محی الدین کاشانی، دست گرفتہ حضرت محبوبِ الٰہیؒ بود۔



ازواجِ مطہرات سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی تھیں، اور "قرۃ عینی فی الصلوٰۃ" سے مراد فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ اس (ارشادِ نبوی کے) وقت وہ نماز میں تھیں۔۔۔۔ بعضے کہتے ہیں کہ اس سے مراد نماز ہے! اگر اس سے مراد نماز ہوتی تو نماز کو بقیہ دو باتوں پر مقدم رکھا جاتا۔

### ۸۱ - عیب بینی نہیں چاہیے

اگر کوئی کسی پر عیب بینی کا طعنہ دیتا ہے تو اس کو چاہیے کہ پہلے یہ دیکھے کہ وُہ عیب خود مجھ میں تو نہیں؟ اگر وُہ اس میں موجود ہے تو اسے شرم نہیں آتی کہ جس عیب میں وُہ خود مبتلا ہے اس کی طعنہ زنی دوسرے پر کرتا ہے۔ اور اگر وہ عیب اس میں نہیں ہے تو خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اللہ نے اس کو اس عیب سے بچائے رکھا ہے (اور) اس کے لیے مناسب نہیں کہ وُہ دوسرے پر اس عیب کی طعنہ زنی کرے۔

### ۸۲ - مُصیبت میں حکمت

آدمی پر جو مصیبت آتی ہے وہ (دراصل) اس کے لیے بھلائی کا پیش خیمہ ہے مگر وُہ اس کو سمجھتا نہیں۔

### ۸۳ - قیامت کے دن فقراء اور مریضوں کا اکرام

کل کو قیامت کے دن، جس کے آنے پر ہم ایمان لاتے اور اس کی تصدیق کرتے ہیں، فقراء کو ایسا (بلند) درجہ ملے گا کہ (اس کو دیکھ کر) ساری مخلوق یہ تمنا کرے گی اور بول اُٹھے گی کہ اے کاش! ہم دنیا میں فقیر رہے ہوتے۔ اور وُہ گروہ جس نے دُنیوی حیات میں زیادہ تر بیماری جھیلی ہو گی۔ اُنھیں بھی کل قیامت میں ایسا درجہ ملے گا کہ ساری مخلوق یہ تمنا کرے گی کہ اے کاش! ہم (بھی) دنیا میں (بیماری کے سبب) رنجیدہ حال رہے ہوتے۔

### ۸۴ - مُرشد کا فرمان

مُرشد کا فرمان مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے (واجب الاتباع) ہے۔

### ۸۵ - نورِ معتبر

قاضی قطب[1] الدین (کاشانیؒ) نے فرمایا جو نُور احکامِ شرع (کے نور) کے موافق نہ ہو وہ ظلمت ہے۔

[1] جن کے پوتے قاضی محی الدین کاشانی حضرت محبوب الٰہیؒ کے مُرید تھے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

## ۸۶۔ نمازِ عُلماء و نمازِ فقراء

شیخ (جلال الدین تبریزی قدس سرّہٗ) گفت نمازِ علماء دیگر است و نمازِ فقراء دیگر! . . . . . . نمازِ عُلماء ہم چنین است کہ نظر بر کعبہ دارند و نماز گزارند و اگر کعبہ در نظر نباشد رُوئے بداں جہت کنند و اگر در محلّے باشند کہ جہت معلوم نباشد تحرّی کنند۔ قبلۂ عُلما ازیں سہ نوع بیروں نیست امّا فقراء تا عرش نہ بینند نماز نکنند۔

(م ۱۲ - ج ۵)

## ۸۷۔ معاملۂ خلق

بر سہ قسم است۔ قسمِ اوّل[۱] کہ ازیں کس بدیگری نہ منفعت رسد و نہ مضرت۔ حکمِ ایں چنیں کس حکمِ جماد باشد۔ قسمِ دوم[۲] آنست کہ ازیں کس بہ دیگرے منفعت رسد و مضرت نہ رسد۔ ایں بہتر است۔ قسمِ سوم[۳] ازیں ہر دو بہتر و آں آنست کہ ازیں کس بدیگرے منفعت رسد و اگر کسے اُو را مضرت رساند و مکافات آں نکند و تحمّل کند و ایں کار صدیقان است۔

(م ۱۳ - ج ۵)

## ۸۸۔ ولایتِ ایمان و ولایتِ احسان

ولایت بر دو نوع است ولایتِ ایمان[۱] و ولایتِ احسان[۲]۔ (۱) ولایتِ ایمان آنست کہ ہر کہ مومن است ولی تواند بود، آنگاہ ایں آیت یاد کرد: ”اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ“۔ امّا (۲) ولایتِ احسان آنست کہ کسے را کشفے و کرامتے و مرتبۂ عالی حاصل آید۔

(م ۲۶ - ج ۵)

---



## ...علماء اور فقراء کی نماز

شیخ (جلال الدین تبریزیؒ) نے فرمایا کہ عُلماء کی نماز اور ہے اور فقراء کی نماز اور ہے . . . . . . عُلماء کی نماز تو ایسی ہے جس ... تو کعبہ شریف پر رکھ کر نماز ادا کی جاتی ہے اور اگر کعبہ نگاہ کے سامنے نہیں ہوتا تو سمتِ کعبہ پر توجہ رکھی ... ہے اور اگر کسی ایسے موقع میں ہوتے ہیں کہ سمت کا پتہ بھی نہیں چلتا تو اندازہ سے کام لیتے ہیں۔ ... عُلماء ان تین حالتوں سے باہر نہیں۔ لیکن فقراء جب تک عرش کو نہیں دیکھ لیتے نماز کی نیت ... باندھتے۔

## ...خلق کا معاملہ

تین طرح کا ہے۔ پہلی[۱] قسم تو وُہ کہ اس شخص سے نہ کسی کو نفع پہنچے، نہ نقصان، ایسا شخص جماد کے حکم میں داخل ہے۔ دوسری[۲] قسم یہ کہ اس ... سے دوسرے کو نفع پہنچے اور نقصان نہ پہنچے۔ یہ بہتر لوگ ہیں۔ تیسری[۳] قسم ان دونوں ... بہتر ہے اور وُہ یہ کہ اس شخص سے دُوسرے کو فائدہ پہنچے۔ اور اگر کوئی اس کو ... ن بھی پہنچائے تو یہ (اس سے) اس کا بدلہ نہ لے۔ بلکہ برداشت کر جائے۔ یہ صدیقین کا ... ہے۔

## ولایتِ ایمان اور ولایتِ احسان

ولایت کی دو[۲] قسمیں ہیں ولایتِ ایمان اور ولایتِ احسان... ولایتِ ایمان سے مُراد یہ ہے کہ جو بھی مومن ہے وُہ ولی ہو سکتا ہے۔ اس وقت ... محبوبِ الٰہیؒ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ ... الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ“ البقرہ (۲) ولایتِ احسان یہ ہے کہ کسی کو کشف (الٰہی) اور ... (معنوی) اور بلند مرتبہ (قربِ الٰہی) حاصل ہو جائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

## بابِ دوم

# نکاتِ سُلوک و طریقت

**۱۔ سالِک۔ واقف۔ راجع**

سالک[۱] آنست کہ راہ رود۔ واقف[۲] آنست کہ از راہ وقفہ اُفتد۔ . . . . . و اگر عیاذًا باللہ ہم بر آں بماند بیم آں باشد کہ راجع[۳] شود۔ (ت م ۔ ج ۱)

**۲۔ ہفت گانہ لغزشِ راہ**

(۱) اعراض (۲) حجاب (۳) تفاصل (۴) سلبِ مزید (۵) سلبِ قدیم (۶) تسلی (۷) عداوت۔

(ایں قسمت را تمثیل و تفصیل فرمود کہ) دو[۲] دوست باشند، عاشق و معشوق مستغرقِ محبتِ یک دیگر، دریں میان اگر از عاشق حرکتی یا سکنتی یا قولے یا فعلے در وجود آید کہ ناپسندیدۂ دوستِ او بود آں دوست از و اعراض[۱] کند یعنی رُوے بگرداند، پس عاشق را واجب است کہ در حال باستغفار مشغول شود و بہ معذرت پیوندد، ہر آئینہ دوستِ او از و راضی شود آں اندک اعراضے کہ بودہ باشد ناچیز گردد۔ و اگر آں مُحب ہم بر آں خطاء اصرار کند و عذرِ آں نخواہد آں اعراض بہ حجاب[۲] کشد، معشوقی حجاب در میان آرد . . . . . . پس مُحب را واجب آمد کہ در اعتذار کوشد و بتوبہ گراید۔ و اگر در آں باب ہم آہستگی کند آں حجاب



toobaa-elibrary.blogspot.com



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

## باب دوم

# نکاتِ سُلوک و طریقت

**۱۔ سالک۔ واقف۔ راجع**

سالک[۱] وہ ہے جو راہِ (طریقت) پر چلے۔ واقف[۲] وُہ ہے جو چلتے چلتے رُک جائے . . . . . . اور خدا نا خواستہ اپنا ہی رکھے اگر وُہ رُکا ہی رہ جائے تو خوف اس بات کا پیدا ہو جاتا ہے کہ وُہ راجع[۳] ہو جائے (یعنی طریقت سے پلٹ کر پھر غفلت و معصیت کی زندگی میں چلا جائے)

**۲۔ اس راستہ کی سات لغزشیں**

(۱) اعراض (۲) حجاب (۳) تفاصل۔ (۴) سلبِ مزید (۵) سلبِ قدیم (۶) تسلی (۷) عداوت۔ (پھر اس تقسیم کی تفصیل فرمائی)

دو[۲] دوست ہوں، عاشق و معشوق، اور ایک دوسرے کی محبت میں غرق ہوں۔ اس دوران میں اگر عاشق سے کوئی ایسی حرکت یا بات یا کام سرزد ہو جائے جو اس کے محبوب کے نزدیک ناپسندیدہ ہو تو وہ دوست اس سے اعراض[۱] کرے گا یعنی منہ پھیرے گا (ایسی صورت میں) عاشق پر لازم ہے کہ ایسی حالت میں عفو طلبی اور معذرت خواہی میں لگ جائے یقیناً اس کا دوست اس سے راضی ہو جائے گا اور وہ جو تھوڑی سی بے رُخی ہو گئی تھی دُور ہو جائے گی۔ اور اگر وہ عاشق اپنی کوتاہی پر جما رہے اور معافی نہ مانگے تو وہ بے رُخی حجاب تک پہنچ جائے گی۔ محبوبِ حقیقی اپنے اور اس کے درمیان حجاب ڈال دے گا . . . . . پس مُحب پر واجب ہے کہ وہ معافی اور توبہ میں پُوری دوڑ دھوپ کرے اور اگر اب بھی اس نے سستی برتی تو وہ حجاب اس کو

بہ تفاصّل[3] کشد، چہ شود یعنی آں دوست از وے جدائی گزیند۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس اگر ہم آں دوست مستغفر نشود سلبِ[4] مزید شود۔ مزیدے کہ اُو را بود در وے از ذوقِ طاعات و عبادات و غیر آں۔ آن مزید ازو باز ستانند۔ پس اگر ہم عذرِ آں نخواہد و بر آں بطالت ماند سلبِ[5] قدیم شود۔ طاعتے و راحتے کہ پیش از مزید داشتہ است آں را ہم بستانند، پس اگر ایں جا ہم در توبہ تقصیری رود بعد از آں تسلّی[6] شود، تسلّی چہ باشد، یعنی دوست او را بر جدائیِ او دل بیارا ید۔ پس اگر باز ہم در انابتِ اہمال ورزد عداوت[7] پیدا شود و آں محبت کہ بودہ باشد بعداوت مبدل شود نعوذ باللہ منہا۔

(۱۶م - ج۱)

## ۳۔ خطرہ۔ عزیمت۔ فعل

اوّل خطرہ است یعنی اوّل چیزے در دل مردم بگذرد، بعد از آں عزیمت است یعنی برآں اندیشہ دل بنہد و بعد از آں فعل است یعنی آں عزیمت را بہ فعل رساند۔

عوام را تا فعل نہ کنند نگیرند۔ امّا خواص را ہم در خطرہ مواخذہ باشد باید کہ مردم در ہر حالی بخدائے گریزند زیرا کہ خطرہ و عزیمت و فعل ہمہ آفریدۂ حق است، در ہمہ احوال بحق پناہ جوید۔

(۱۷م - ج۱)

## ۴۔ آدابِ درویشی

آدابِ درویشی آں است کہ ثلثِ سال روزہ داشتہ شود یعنی در سالی چہار ماہ۔ (فرمود کہ) ایں را قسمتے کردہ اند آنانکہ سہ ماہ روزہ دانند۔ دہ محرم و دہ ذی الحجہ نیز دارند ودہ روزہ دیگر از روزہائے متبرک کہ و اسم بدانند۔ ہماں ثلث سال می شود بعد ازاں فرمود کہ، ایں را نوع دیگر نیز تعیّن کردہ اند کہ اگر در ہفتہ دو روزہ دارند مثلاً دوشنبہ



تفاصّل[3] تک کھینچ لے جائے گا، یعنی کیا ہوگا کہ اس کا محبوب اس سے جدائی اختیار کرے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
پس اگر یہ محب اس نوبت پر بھی استغفار نہیں کرتا تو سلبِ[4] مزید واقع ہوگا یعنی طاعات اور عبادات کا ذوق اور اس قسم کی اور چیزیں (جو اصل جزا سے زائد تھیں وہ بھی) چھین لی جائیں گی۔ پھر اگر وہ اس پر بھی معذرت نہ کرے اور اپنی بے شغلی میں مبتلا رہے تو سلبِ[5] قدیم واقع ہوگا اور سلبِ مزید (جس میں صرف ذوق سلب کر لیا گیا تھا مگر عبادات باقی تھیں) سے قبل جو نفسِ عبادت اور راحت حاصل تھی وہ بھی چھین لی جائے گی (یعنی اب توفیقِ عبادت ختم ہو جائے گی) پس اگر اتنا سب کچھ ہونے پر بھی، توبہ میں کوتاہی کرے گا تو اس کے بعد اس کو اسی (حالتِ قہر) پر تسلّی[6] ہو جائے گی تسلّی کیا ہے؟ یعنی اس کا محبوب اس کی جدائی پر مطمئن ہو جائے گا۔ پھر بھی اگر محب توبہ اور رجوع کرنے میں لاپروائی برتے گا تو اب عداوت[7] پیدا ہو جائے گی اور پہلے جو محبت رہی تھی وہ دشمنی میں بدل جائے گی۔ ہم کو اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے۔!

## ۳۔ خطرہ۔ عزیمت۔ فعل

پہلے خطرہ ہے یعنی پہلے پہل آدمی کے دل میں کوئی خیال آتا ہے، اس کے بعد عزیمت ہے یعنی اس خیال میں دل مشغول ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد فعل ہے۔ یعنی عزیمت فعل کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

عوام جب تک فعل کے مرتکب نہ ہوں ان کی گرفت نہیں ہوتی۔ لیکن خواص پر خطرہ میں بھی گرفت ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہیں۔ کیونکہ خطرہ ہو یا عزیمت یا فعل سب اُسی کے پیدا کردہ ہیں۔ ہر حال میں خدا کی پناہ مانگتا رہے۔

## ۴۔ آدابِ درویشی

درویشی کے آداب میں سے یہ ہے کہ تہائی سال روزہ رکھے۔ یعنی ہر سال میں چار مہینے (فرمایا کہ) اس کی تقسیم یوں کی گئی ہے تین مہینے مسلسل روزہ رکھیں۔ اور پھر دس۔ دس محرم و ذی الحجہ میں اور دس دوسرے (متبرک) دنوں میں، سب ملا کر تہائی سال ہو جائے گا (اس کے بعد پھر ارشاد فرمایا کہ) اس کی تعیین ایک اور طرح بھی کی گئی ہے۔ کہ اگر ہر ہفتہ دو روزے مثلاً پیر اور جمعرات کے رکھ لیے جائیں تب بھی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ونچشنبہ ہماں ثلث سال شود۔ (رقم۔ ج)

## ۵۔ انوار۔ احوال۔ آثار

در حالتِ تلاوت و سماع قرآن مجید[1]

سعادتے کہ حاصل شود آں بر سہ قسم است۔ انوار[1] است و احوال[2] است و آثار[3] است و آں از سہ عالم نازل می شود و آں سہ عالم کدام است؟ مُلک است و ملکوت است و بینہما جبروت است و آں سہ سعادت کہ نازل می شود بر سہ جائے فرود می آید۔ بر ارواح و قلوب و جوارح۔

نخست انوار از ملکوت بر ارواح بعد ازاں احوال از جبروت بر قلوب بعد ازاں آثار از مُلک بر جوارح۔ یعنی اوّل[1] در حالِ سماع انوار نازل می شود از عالمِ ملکوت بر ارواح، بعد ازاں آنچہ در دل پیدا می آید آں را احوال[2] گویند و آں از عالمِ جبروت است بر قلوب، بعد ازاں بکائے و حرکتے و جنبشے کہ ظاہر می شود آں را آثار[3] گویند و آں از عالمِ مُلک است بر ارواح۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

## ۶۔ صبر و رضا

صبر آنست کہ چوں مکروہے بہ بندہ رسد، صبر کند و شکایتی نکند۔ اما رضا آنست کہ چوں مکروہے بہ بندہ رسد و آں کراہتے بدو نرسد، گوئی کہ آں بلا بدو نرسیدہ است۔ (رقم۔ ج)

## ۷۔ تجدیدِ بیعت

اگر مُریدے خواہد تا بہ تجدید بیعتے کند و شیخ حاضر نباشد۔ جامۂ شیخ پیش نہد

[1] : ایں عبادت در تسلسلِ ذکرِ تلاوتِ قرآن آمدہ است۔



...تہائی سال ہو جائے گا۔

## ۵۔ انوار۔ احوال۔ آثار

(قرآنِ پاک کی تلاوت[1] کرنے اور اس کے سننے میں جو تین سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ان کی (پھر) تین قسمیں ہیں۔ سعادتیں تو یہ ہیں :- (۱) انوار (۲) احوال (۳) آثار۔ اور یہ تین چیزیں تین عالموں سے نازل ہوتی ہیں اور وہ تین عالم کونسے ہیں؟ ایک تو مُلک ہے، دوسرا ملکوت[2] ہے اور ان دونوں کے درمیان جبروت[3] ہے۔ اور وہ تین سعادتیں (ان عالموں سے جو اُترتی ہیں تو) تین مقامات پر اُترتی ہیں۔ ارواح[1] پر، قلوب[2] پر اور جوارح[3] پر۔ اوّلاً انوار ملکوت سے ارواح پر اترتے ہیں۔ اس کے بعد احوال جبروت سے قلوب پر اُترتے ہیں اور پھر آثار مُلک سے جوارح پر آتے ہیں۔ یعنی اوّل (سُننے کی حالت میں عالمِ ملکوت سے انوار کا نزول ارواح پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کی وجہ سے) دل میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کو احوال کہتے ہیں اور یہ عالمِ جبروت سے قلوب پر آتے ہیں۔ اس کے بعد رونا اور مچلنا جو ظاہر ہوتا ہے اس کو آثار کہتے ہیں اور یہ عالمِ مُلک سے جوارح پر نازل ہوتے ہیں[2]۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

## ۶۔ صبر و رضا

"صبر" یہ ہے کہ جب بندے کو ناگواری پیش آئے تو ضبط سے کام لے اور شکایت نہ کرے۔ اور "رضا" یہ ہے کہ جب بندے کو کوئی ناگواری پیش آئے تو اس کی ناگواری کو محسوس نہ کرے (اور ایسا رہے) گویا کہ کوئی بات پیش ہی نہیں آئی۔

## ۷۔ تجدیدِ بیعت

اگر مُرید کا جی تجدیدِ بیعت کو چاہے اور اس کا پیر موجود نہ ہو تو اس کو یہ کرنا

[1] یہ عبارت قرآنِ پاک کی تلاوت کے ذکر کے سلسلہ میں آئی ہے۔

[2] سہولتِ فہم کے لیے ہم اس کو جدولِ ذیل میں پیش کرتے ہیں :-

سعادتیں

| انوار | احوال | آثار |
|---|---|---|
| ملکوت | جبروت | مُلک |
| روح | قلب | جوارح |

toobaa-elibrary.blogspot.com

بآں جامہ بیعت کند۔ عجب ندارم کہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز بارہا ہم چنیں کردہ باشد و من ہم چنیں می کنم۔

(م ۱۶ - ج ۲)

## ۸۔ اعتقاد

اصل دریں کار اعتقاد است چنانکہ در عالمِ ظاہر ایمان است، مرید را باید کہ در وحدانیت خدائے عزوجل و رسالتِ رسول علیہ السلام ایمان درست باشد و مرید را نیز باید کہ در حقِ پیر اعتقاد درست باشد، اگر لغزشے اُفتد برانندادِ او حکم نتواں کرد۔ اُمید باشد بہ برکتِ اعتقاد با صلاح باز آید۔

(م ۲۱ - ج ۲)

## ۹۔ انجذابِ رُوح و قلب و قالب

رُوح چوں قوی می شود و بکمال می رسد قلب را جذب می کند و قلب چوں قوی می شود و بکمال می رسد قالب را نیز جذب می کند۔ پس بحکمِ ایں ہر چہ بر قلب رسد روا باشد کہ اثرِ آں بر قالب ظاہر گردد۔

بندہ (امیر حسن علا سجزی رحمۃ اللہ علیہ) عرضداشت کرد کہ ایں حال چیزے باوصافِ معراج ماند۔ فرمود کہ آرے:۔

(م ۲۹ - ج ۲)

۱۰۔ چوں روح کامل شد۔ قالب را جذب می کند۔

(م ۳۱ - ج ۲)

## ۱۱۔ ترکِ دُنیا

اگر کسے روزہا بہ صیام گذارد و شب ہا بہ قیام و زاہد الحرمین باشد۔ اصل آں می باید کہ دوستی دُنیا در دلِ اُو نباشد۔

(م ۳۳ - ج ۲)





چاہیے کہ، اپنے پیر کا کوئی، لباس (کُرتا یا عبا وغیرہ) سامنے رکھ کر اُس پر اپنا ہاتھ رکھ کر بیعت کرے (یعنی توبہ اور رجوعِ الی اللہ کے عہد کو دُہرا لے) اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہٗ نے بارہا اسی طرح کیا ہے اور میں بھی اسی طرح کرتا ہوں۔

## ۸۔ اعتقاد

اس راہ میں اصل چیز اعتقاد ہے۔ جس طرح کہ عالمِ ظاہر میں ایمان۔ مُرید کو چاہیے کہ حق تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر پُورا یقین رکھے، نیز اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے مُرشد پر کامل اعتقاد رکھے۔ (پھر) اگر اس سے کوئی لغزش بھی سرزد ہو جائے تو اس پر مردُودیت کا حکم نہ لگائیں گے (بلکہ) اُمید رہے گی کہ حسنِ اعتقاد کی برکت سے وُہ رو بہ اصلاح ہو جائے۔

## ۹۔ رُوح، قلب اور قالب کا انجذاب

جب رُوح قوی ہوتی اور درجۂ کمال کو پہنچتی ہے تو وُہ قلب کو جذب کرتی ہے (یعنی قلب میں لطافتِ روح پیدا ہو جاتی ہے) اور جب قلب قوی ہو جاتا ہے اور درجۂ کمال کو پہنچتا ہے تو وُہ قالب (یعنی جسمِ انسانی) کو بھی جذب کر لیتا ہے۔ (یعنی جسم اپنی کثافت کھو کر قلبی لطافت و نظافت پیدا کر لیتا ہے) لہٰذا اس نوبت پر جو چیز یا کیفیت دل میں آتی ہے اس کا اثر جسم پر ظاہر ہو جانا عین درست ہے۔

(اس عاجز (امیر حسن علا سنجریؒ) نے عرض کیا کہ معراجِ نبویؐ میں یہی حالت پیدا ہوئی ہو گی (کہ جسمِ اطہر نے تمام تر رُوح کا انجذاب قبول کر لیا اور اس لطافت کے ساتھ آسمانوں سے گزر گیا) ارشاد فرمایا کہ ہاں (بیشک یہی بات تھی)۔

۱۰۔ جب رُوح درجۂ کمال کو پہنچ جاتی ہے تو وُہ جسم کو جذب کر لیتی ہے۔

## ۱۱۔ ترکِ دُنیا

اگر کوئی شخص دائمی روزہ دار اور شب زندہ دار و زاہدِ حرمین بھی ہو جائے (تب بھی) اصل بات یہی رہے گی (کہ دیکھا جائے گا) کہ دُنیا کی محبت اس کے دل میں باقی تو نہیں؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

**۱۲- ایضاً** ہر کہ دعوئے دوستی خدا کند و محبتِ دنیا در دلِ او باشد او در آں دعویٰ کذاب باشد۔ (م ۳۳ - ج ۲)

**۱۳- کشف و کرامت در مراتب سلوک** سلوک را صد مراتب نہادہ اند ہفدہم مرتبہ کشف و کرامت است۔ اگر سالک ہم دریں مرتبہ بماند بہ ہشتاد و سہ دیگر کے رسد (م ۳ - ج ۲)

**۱۴- اتباعِ پیر** پیر آں چناں باید کہ در احکامِ شریعت و طریقت و حقیقت عالم باشد او خود نا مشروع نفرماید۔ و اگر چیزے فرماید کہ آں مختلف فیہ باشد۔۔۔۔۔۔۔ مُرید را آں باید کرد کہ پیر فرماید۔ (م ۲۲ - ج ۴)

**۱۵- اعتقاد و محبّت** آنکہ محبّ و معتقدِ شیخ است یک وقتِ او برابر ہمہ اوقاتِ آں متعبد است (کہ در محبّتِ شیخ قصورے و در اعتقاد فتورے دارد) بسببِ اعتقاد شرف دارد۔ (م ۴ - ج ۴)

**۱۶- اصل رابطۂ شیخ است** اگر کسے از خدمتِ پیرِ خود غائب باشد و دریادِ او باشد بہ از آنکہ ہمہ روز در پیشِ پیر باشد و از محبّتِ پیر بے خبر۔ (م ۴۴ - ج ۴)

**۱۷- استقامتِ بیعت** ایں کس دستِ شیخ می گیرد و بیعت می کند آں عہد بہ خداوند است۔ باید کہ برآں ثابت باشد و اگر او را از آں پریشانی میسّر است ہمچناں کہ ہست ہمچناں باشد کہ دست بر چہ می گیرد۔





**۱۲- ایضاً** جو شخص اللہ کی محبت کا دعویدار ہو اور اس کے دل میں (در اصل) دنیا کی محبت موجود ہو تو وُہ اپنے دعوے میں پرلے درجے کا جھوٹا ہے۔

**۱۳- کشف، کرامت کا مقام سلوک کے مراتب میں** سلوک کے سو ۱۰۰ مراتب ہیں۔ سترھواں ۱۷ مرتبہ کشف اور کرامت کا ہے۔ اگر کوئی سالک اسی مرتبہ میں رُک جائے تو وُہ بقیہ تراسی ۸۳ مراتب تک کیسے پہنچے گا۔

**۱۴- مُرشد کا اتباع** مُرشد وُہ ہو جس کو شریعت، طریقت اور حقیقت کے احکام کا پُورا علم حاصل ہو کہ وُہ خود کوئی بات شریعت کے خلاف (کرنے کو) نہ کہے گا۔ اور اگر کوئی بات کہے گا بھی تو (زیادہ سے زیادہ) وُہ (مُحققین میں) مختلف فیہ نوعیت کی ہو گی (ایسی صورت میں) مُرید کو چاہیے کہ (اسی پہلو کو) قبول کرے جس کی تلقین مُرشد کر رہا ہے۔

**۱۵- اعتقاد و محبّت** جو مُرید کہ اپنے مُرشد کی محبت و عقیدت میں کامل ہے۔ اس کا ایک لمحہ عبادت ایسے مُرید کے تمام اوقاتِ عبادت کے برابر ہے (جو مُرشد کی عقیدت میں ناقص اور محبت میں کھوٹا ہو) اور اوّل الذکر کو یہ شرف اس کی عقیدتِ کاملہ کی وجہ سے حاصل ہے۔

**۱۶- اصل رابطۂ شیخ ہے** اگر کوئی (مُرید) اپنے مُرشد کی صحبت سے دُور ہے مگر محبتِ شیخ اس میں رچی بسی ہُوئی ہے تو وُہ اس مُرید سے بہتر ہے جو مُرشد کی صحبت میں موجود ہے مگر محبتِ شیخ میں کورا ہے۔

**۱۷- استقامتِ بیعت** ایک شخص (کسی) پیر کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے مگر اس کا معاہدہ (در اصل) حق تعالیٰ کے ساتھ ہے اس لیے ضروری ہے کہ وُہ اس پر ثابت رہے، اور اگر اس کو اس میں اُلجھن محسوس ہوتی ہے تو اس خیال ہی کو چھوڑ دے اور پچھلی حالت پر لوٹ آئے کیونکہ (جب پابندی کا ارادہ نہ تھا تو) پھر ہاتھ پکڑا ہی کس

(م ۵۵ - ج ۴)

**۱۸- مجادلہ بہ نفس**

بر پیغمبرِ آں عہد (بنی اسرائیل)، فرمان آمد کہ آں زاہد را (کہ مجادلہ با نفس می کرد) بگو کہ یک ساعتِ عتاب تو با نفسِ خود نزدیکِ ما بہ ازاں طاعتِ ہفتاد سالہ تو بود۔

(م ۴ - ج ۴)

**۱۹- ذکر**

ذکرے کہ بلند می گویند مشائخ گفتہ اند؟ فرمود کہ گفتہ اند، بعد ازاں (امیر حسن علاء سجزیؒ) گفت کہ اگر آہستہ گویند چگونہ باشد؟ فرمود کہ آہستہ گفتن بہتر۔ (م ۶ - ج ۵)



...بات کے لیے تھا؟

**۱۸- نفس سے لڑائی**

(بنی اسرائیل) کے دور کے ایک پیغمبر پر یہ وحی آئی۔ کہ جو زاہد (کہ اپنے نفس سے لڑائی میں مشغول ہے) ...ے کہہ دو کہ تیرا اپنے نفس پر ایک گھڑی کا غصہ ہمارے نزدیک تیری ستر سالہ عبادت ...ے زیادہ قابلِ قدر ہے۔

**۱۹- ذکر**

ذکر جو بلند آواز سے کیا جاتا ہے کیا مشائخ اس کو جائز رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ انھوں نے جائز رکھا ہے۔ پھر اس عاجز (امیر حسن علاء سجزیؒ) نے عرض کیا ...اگر ہلکی آواز میں ذکر کیا جائے تو کیسا ہے؟ فرمایا! کہ آہستگی کے ساتھ زیادہ اچھا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

## باب سوم

# فقہیات

## تحقیق و حکم سماع و منع مزامیر

**۱۔ سماع برائے اہلِ ہمّت** — سماع محکی است قوی مرداں را۔ (ہم۔ ج)

**۲۔ سماع بر دو نوع است** — اوّل ہاجم است بعد ازاں غیر ہاجم ہاجم آں را گویند کہ اوّل سماع ہجوم می آرد مثلاً صوتی یا بیتی شنیدہ می شود و ایں کس را جنبش می آرد، ایں حال را ہاجم می گویند و ایں را شرح نتواں داد[1]۔ امّا غیر ہاجم آنست کہ بعد ازاں کہ بیتی سماع اثر کردہ آں را بر جائے تحمیل کند بر حضرتِ حق یا بر پیر خود یا بر جائے دیگر کہ در دلِ او گذرد۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین۔ (م۔ ج)

**۳۔ سماع بابا فریدؒ** — وقتے ایشاں الشیخ فرید الدین قدس اللہ سرّہ العزیز خواستند کہ سماع بشنوند۔ گویندہ حاضر نبود۔ بدر الدین اسحٰق را علیہ الرحمۃ والرضوان فرمود کہ آں مکتوب کہ قاضی

---

[1] نزد ایں ہیچمداں بدو سبب، یکے آں کہ کیفیات و احوال در بیان نتواں آورد۔ دوم آنکہ بہ ہیچ پیمانۂ حدّ و شدت آں نتواں دریافت۔!



toobaa-elibrary.blogspot.com



بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

## باب سوم

# فقہیات

## سماع کی تحقیق، اُس کا حکم اور مزامیر کی ممانعت

**۱۔ اہلِ ہمّت کے لیے سماع** — سماعِ اہلِ ہمّت کے لیے ایک مضبوط کڑی ہے۔

**۲۔ سماع کی دو قسمیں** — (۱) ہاجم یہ پہلے ہے (۲) غیر ہاجم یہ بعد میں ہے۔ سماعِ ہاجم اس کو کہتے ہیں کہ پہلے پہل سماع جوش پیدا کرتا ہے۔ مثلاً جب آواز یا شعر سُنا جاتا ہے تو اس سے سُننے والے میں جُنبش پیدا ہوتی ہے۔ اس حال کو ہاجم کہتے ہیں اور اس کی وضاحت نہیں کی جا سکتی[1]۔ البتہ غیر ہاجم اس کو کہتے ہیں کہ سُننے والا شعر کو کسی خاص مفہوم پر محمول کرے۔ مثلاً ذاتِ حق پر یا اپنے مُرشد پر یا کسی ایسی شے پر جو اس وقت اس کے دل میں آجائے۔ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین ط۔

**۳۔ بابا فرید شکر گنجؒ کا سماع** — ایک مرتبہ آپ نے چاہا کہ سماع سُنا جائے۔ پڑھنے والا موجود نہ تھا۔ آپ نے بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا وُہ مکتوب جو قاضی حمید الدین ناگوری نے بھیجا ہے، لے آؤ۔ بدر الدینؒ گئے اور

---

[1] اس ہیچمدان کی رائے میں دو وجہ سے۔ ایک تو اس لیے کہ کیفیات و احوال بیان میں نہیں آسکتے۔ دُوسرے یہ کہ احوال کا کوئی پیمانہ نہیں کہ متعیّن کر کے بتایا جا سکے کہ اس کی حد یہ ہے۔

حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ فرستادہ است بیارد۔ بدر الدینؒ برفت و خریطہ کرور دو مکتوبات و رقعات جمع کردہ بودند پیش نہاد و دست انداخت اوّل ہماں مکتوب بدست آمد۔ آں را بخدمتِ شیخ آورد۔ شیخ فرمود کہ بایست بخواں۔ بدر الدین بایستاد آں مکتوب خواندن گرفت۔ در مکتوب ہمچنیں نوشتہ کہ "فقیر حقیر، ضعیف، نحیف محمد عطا کہ بندۂ درویشان است و از سر و دیدہ خاکِ قدمِ ایشاں" ـــــ شیخ چوں ایں قدر بشنید حالے و ذوقے پیدا شد، بعد ازاں ایں رُباعی ہم یاد کردند کہ در آں مکتوب بود

ع

آں عقل کجا کہ در کمالِ تو رسد
واں رُوح کجا کہ در جلالِ تو رسد
گیرم کہ تو در پردہ برگرفتی ز جمال
آں دیدہ کجا کہ در جمالِ تو رسد (د م ۲۲ - ج ۴)

## ۴۔ سماعِ سیف الدّین باخرزیؒ

(خواجہ حسن علا سجزی عرضداشت کرد کہ شیخ باخرزی سماع شنیدے؟ فرمود) آرے ولے چنیں نے کہ مردمان مجلس مرتب کنند، و خلق را می طلبند و برسمِ دعوت جمع شوند آنگاہ سماع می کنند۔ بروے ہمچناں نبودے، او نشستہ بودے و حکایت می گفتے و سخن بر داشتے، دریں میان وقتِ او خوش شدے، چوں پُر شدے گفتے ایں جا کسے ہست کہ چیزے بگوید؟ آنگاہ گویندہ بیامدے و چیزے بگفتے۔ حالِ سماع او ہم چناں بُود ۔ (م ۱ - ج ۵)

## ۵۔ منعِ مزامیر

من منع کردہ ام کہ مزامیر و محرمات درمیان نباشند ہر چہ کردہ اند، نیکو نکردہ اند۔ دریں باب بسیار غلو فرمود تا بغایتے کہ گفت، اگر امامے در نماز باشد و جماعتے در عقبِ او مقتدی



وُہ تھیلا جس میں مکتوبات اور رُقعات رکھے جاتے تھے۔ لا کر حضرت کے سامنے رکھا اور اس میں ہاتھ جو ڈالا تو وُہی مکتوب ہاتھ میں آیا۔ وُہ مکتوب حضرت شیخ (فرید الدینؒ) کی خدمت میں پیش کیا تو فرمایا کہ اسے کھڑے ہو کر پڑھو، بدر الدینؒ کھڑے ہو گئے اور پڑھنا شروع کیا۔ مکتوب میں اس طرح لکھا تھا کہ "فقیر، حقیر، ضعیف، نحیف محمد عطا کہ جو فقرائے الٰہی کا غلام ہے اور سر آنکھوں سے اُن کے قدم کی خاک ہے" ـــــ جب حضرت شیخ نے صرف اتنا ہی سُنا تو اُن پر کیفیت طاری ہو گئی۔ اس کے بعد یہ رُباعی بھی سُنائی گئی جو اُسی مکتوب میں تھی : ع

ترجمہ : "عقل کا یہ حوصلہ کہاں کہ وُہ تیرے کمال کو پہنچ سکے
اور رُوح کا یہ حوصلہ کہاں کہ وہ تیرے جلال کی تاب لا سکے
میں نے مانا کہ تُو نے اپنے جمال پر سے پردہ ہٹا لیا ہے !
لیکن وُہ آنکھ کہاں ہے جو تیرے جمال کو دیکھ سکے"؟

## ۴۔ سیف الدّین باخرزیؒ کا سماع

(خواجہ حسن علا سجزیؒ نے پوچھا کہ کیا شیخ باخرزی سماع سُنتے تھے؟ ارشاد فرمایا) ہاں! مگر ایسے نہیں جیسے عام طور پر لوگ مجلس جماتے ہیں اور مخلوق کو دعوت دے کر بلاتے ہیں اور جب جمع ہو جاتے ہیں تو سماع شروع کیا جاتا ہے۔ ان (شیخ باخرزیؒ) کے ہاں یہ سب کچھ نہ تھا، وُہ بیٹھے ہوتے اور کوئی حکایت بیان فرماتے اور بات چل نکلتی، اس دوران ان پر کیفیت شوقیہ طاری ہو جاتی اور جب وُہ اس سے سرشار ہوتے تو فرماتے کہ یہاں کوئی ہے کہ کچھ سُنائے؟ اس وقت غزل خواں آجاتا اور کچھ سُنا دیتا۔ (غرض) ان کے سماع کی یہ صورت تھی۔

## ۵۔ مزامیر کی ممانعت

میں نے منع کر دیا ہے کہ (سماع میں) باجے، ساز اور دُوسری حرام چیزیں نہ ہوں۔ لوگوں نے جو کچھ کیا ہے اچھا نہیں کیا ہے۔ (حضرت نے) اس بارے میں بڑے شدّ و مد کا اظہار فرمایا اور یہاں تک فرمایا کہ اگر ایک امام

toobaa-elibrary.blogspot.com

و درآں جماعت عورات ہم باشند۔ پس اگر امام را سہوے اُفتد
ازاں مرداں کہ اقتدا کردہ باشند یکے بہ تسبیح اعلام دہد، بگوید سُبحان اللہ
و اگر زنے برآں واقف شود امام را چگونہ آگاہ کند؟ سُبحان اللہ
نگوید تا آوازِ او نشنود، پس چہ کند؟ دست بر دست زند و لے کفِ
دست بر کفِ دست نزند کہ بہ لہو ماند، پُشتِ دست بر کفِ دست
زند، الغرض تا ایں غایت ملاہی و امثالِ آں احتراز آمدہ است
پس در سماع طریقِ اولیٰ کہ ازیں بابت نباشد یعنی در منع دستک
چندیں احتیاط آمدہ است در منع مزامیر بطریقِ اولیٰ۔ بعد ازاں
فرمود کہ اگر یکے از مقام بیفتد۔ بارے در شرع اُفتد۔ مبادا اگر
از شرع بیروں افتد پس چہ ماند۔

(م۔ ج۳)

**۶۔ ایضاً** فرمود کہ چیزے کہ حرام است بحکمِ کسے حلال نشود۔
آمدیم در مسئلہ مختلف فیہ مثلاً ہمیں حکمِ سماع۔ امام شافعی رحمۃ
اللہ علیہ سماع را مباح می دارد و با دف و چغانہ، برخلاف عُلمائے
ما (یعنی حنفیہ) اکنوں دریں اختلاف بر ہر چہ حاکم حکم کند ہماں باشد۔
یکے از حاضراں گفت ہم دریں روزہا بعضے از درویشانِ آستانہ
در مجمع کہ چنگ و رباب و مزامیر بود رقص ہا کردند، خواجہ
ذکرہ اللہ بالخیر فرمود کہ نیکو نکردہ اند، آنچہ نامشروع است
ناپسندیدہ است۔

(م۔ ج۳)

**۷۔ سماع با مزامیر معصیتِ کبیرہ است** مولانا بُرہان الدین رحمۃ اللہ چوں ایں سخن بگفتے

toobaa-elibrary.blogspot.com



نماز پڑھا رہا ہے اور اس کے پیچھے مقتدیوں کی جماعت ہے اور اس جماعت میں عورتیں بھی
ہیں۔ پس اگر امام سے کوئی سہو (بھول چوک) ہو جاتا ہے تو (چاہیئے کہ) کوئی مرد سبحان اللہ
کہہ کر (امام کو) متنبہ کرے لیکن اگر کوئی عورت (امام کی غلطی سے) واقف ہو جاتی ہے تو وُہ
اس کو کس طرح آگاہ کرے؟ اس کو چاہیے کہ سُبحان اللہ نہ کہے تا کہ (کوئی غیر مرد) اس کی
آواز نہ سُن سکے، تو پھر کیا کرے؟ اس کو چاہیے کہ ہاتھ پر ہاتھ مارے مگر ایک ہاتھ کی ہتھیلی
دُوسری ہتھیلی پر نہ مارے کہ (تالی بجانا تو) لہو کی تعریف میں آجاتا ہے بلکہ وُہ ایک ہاتھ اُلٹا
دُوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارے۔ غرض یہ کہ اس درجہ لہو و لعب کی باتوں سے بچنے کی تاکید
کی گئی ہے۔ لہٰذا سماع میں اور بھی ضروری ہے کہ اس قسم کی چیزیں نہ ہوں۔ یعنی تالی بجانے
کی ممانعت میں اتنی احتیاط آئی ہے تو ساز اور باجے اور بھی زیادہ منع ہوں گے۔ اس کے
بعد ارشاد فرمایا کہ کوئی (سالک) مقامِ (طریقت) سے گرے گا بھی تو حدودِ شریعت میں تو
(کم از کم) رہے گا ہی لیکن خدانخواستہ اگر وُہ شریعت ہی سے نکل پڑا تو کہاں کا رہ جائے گا؟

**۶۔ ایضاً** جو چیز کہ حرام ہے کسی کے حکم لگانے سے حلال نہیں ہو سکتی۔ اب ہم اختلافی
مسئلہ کی (تشریح کی) طرف آتے ہیں۔ مثلاً یہی سماع کا حکم —— امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ سماع کو دف اور چغانہ (چھوٹا دف) کے ساتھ مباح قرار دیتے ہیں۔ اس کے
برخلاف ہمارے عُلماء (یعنی حنفی عُلماء) جو اس کو دف کے ساتھ بھی جائز نہیں سمجھتے) اب اس
اختلاف کی صورت میں حاکمِ وقت جو حکم دے اسی پر عمل ہوگا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے
کہا کہ آج کل آپ کے آستانہ سے (وابستہ) بعض درویشوں نے ایسی محفل میں جہاں
چنگ اور رباب اور دوسرے ساز تھے رقص کیا ہے۔ حضرت خواجہ (اللہ کے پاس ان کا ذکر
بھلائی سے ہو) نے فرمایا کہ اچھا نہیں کیا ہے۔ جو چیز شرع میں جائز نہیں وُہ ناپسندیدہ (ہی) ہے۔

**۷۔ ساز کے ساتھ سماع گناہِ کبیرہ ہے** مولانا بُرہان الدین جب یہ بات فرماتے
کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کسی گناہ کبیرہ کی بابت

کہ خدائے عزّ و جل مرا از ہیچ کبیرہ نخواہد پرسید، ایں ہم بگفتے مگر از یک کبیرہ! از وے پرسیدند کہ آں کبیرہ کدام است؟ گفت بسماعِ چنگ کہ آں بسیار شنیدہ ام و ایں ساعت بشنوم اگر باشد۔ (تم - ج[۵])

۸۔ شرائطِ سماع

ہر گاہ کہ چند چیز موجود شود آنگاہ سماع شنود و آں چند چیز چیست؟

مسمّع[۱] و مسموع[۲] و مستمع[۳] و آلۂ سماع[۴]۔

(۱) مسمّع گویندہ است، آدمی باید کہ مرد باشد و مردِ تمام باشد کودک نباشد و عورت نباشد۔

(۲) مسموع، آنچہ می گویند باید کہ ہزل و فحش نباشد۔ امّا

(۳) مستمع، آنکہ می شنود او باید کہ بحق شنود و مملو از یادِ حق باشد[۱]۔ امّا

(۴) آلۂ سماع، آں مزامیر است چوں چنگ و رباب و مثلِ آں۔ باید کہ درمیان نباشد۔

ایں چنیں سماع حلال است۔ (تم - ج[۵])

۹۔ سماعِ مباح

سماع صوتی است موزوں آں چرا حرام باشد و آنچہ می گویند کلامے است مفہوم المعنیٰ آں چرا حرام باشد۔ دیگر تحریکِ قلب است اگر آں تحریک بیادِ حق باشد مستحب است و اگر میل بہ فساد باشد حرام است۔ (تم - ج[۵])

---

[۱] "و اگر میل بکلّی طرفِ مجاز است آں حرام است" قول سلطان المشائخ نقل کردہ میر خورد کہ یکے از متوسلانِ محبوبِ الٰہی بود و شرفِ ہمسائگی او ہم داشت۔



نہ پوچھیں گے تو اس کے ساتھ یہ بھی فرماتے کہ مگر ایک کبیرہ گناہ کے متعلق (ضرور پوچھیں گے، ان سے پوچھا گیا کہ وہ کبیرہ گناہ کونسا ہے؟ (تو) فرمایا کہ ساز کے ساتھ سماع جو میں نے بہت سنا ہے اور اگر موقع ملے تو اب بھی سنوں۔

۸۔ سماع کے شرائط

جب چند شرائط موجود ہوں تو اس وقت سماع سنا جاسکتا ہے اور وہ چند شرائط کیا ہیں؟

مسمّع[۱]، مسموع[۲]، مستمع[۳] اور آلۂ سماع[۴]۔

(۱) مسمّع سے مراد (اشعار) سنانے والا ہے (اس کے لیے شرط یہ ہے کہ) وہ مرد ہو اور اچھی عمر کا ہو۔ نہ لڑکا ہو نہ عورت ہو۔

(۲) مسموع سے مراد وہ چیز ہے جو پڑھی جاتی ہے (اس میں شرط یہ ہے کہ) وہ بازاری اور فحش (اشعار) نہ ہوں۔

(۳) مستمع سے مراد سننے والا ہے (اس کے لیے شرط یہ ہے کہ) اللہ کی طرف کو لگا کر سننے اور یادِ حق سے معمور ہو[۱]۔

(۴) آلۂ سماع۔ یہ مختلف قسم کے ساز ہیں جیسے چنگ اور رباب وغیرہ (جو سماع کے وقت) درمیان میں نہ ہونے چاہیئیں۔ ان شرائط کے ساتھ سماع جائز ہے۔

۹۔ مباح سماع

سماع خوش الحانی کا نام ہے۔ پس یہ کیوں حرام ہوگا اور جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ بامعنی کلام ہے تو وہ کیونکر حرام ہوگا (اس میں) تیسری چیز قلب کی تحریک (وتاثر) ہے اگر اس تحریک کا سبب یادِ الٰہی ہے تو (ایسا سماع) مباح ہے اور اگر (تحریکِ قلبی کا) میلان فسادِ (نفسانی) کی طرف ہے تو وہ حرام ہے۔

---

[۱] "اگر رجحان تمام تر مجاز کی طرف ہے تو وہ حرام ہے۔" یہ سلطان المشائخ کا ارشاد ہے۔ جو میر خورد نے نقل کیا ہے جو محبوب الٰہیؒ کے مرید بھی تھے اور پڑوس میں رہنے کا شرف بھی انھیں حاصل تھا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

## مسائلِ مختلف

### ۱۰۔ سہ بار سورۂ اخلاص خواندن

اینکہ بعد قرآن سہ بار سورۂ اخلاص می خوانند حکمت آنست کہ اگر در ختم کردن جائے نقصان شدہ باشد۔ ایں سہ بار کہ سورۂ اخلاص بخوانند بارِی ختم تمام باشد[۱]۔ (ز م - ج)

### ۱۱۔ بعدِ ختمِ قرآن سورۂ فاتحہ وچند آیت سورۂ بقرہ خواندن

بعد از ختمِ قرآن سورۂ الحمد می خوانند وچند آیت از سورۂ البقرہ، آں چیست؟ آں اینست کہ از حضرت رسالت مآب علیہ السلام پرسیدند کہ "من خیر النّاس"؟ مصطفےٰ علیہ السلام فرمود "الحال والمرتحل" حال کسے را گویند کہ فرود آئندہ باشد در منزلے و مرتحل کسے را گویند کہ رواں شود۔ وایں اشارت بداں دارد کہ آنکہ قرآن می خواند چوں ختم می کند در منزل فرود می آید وچوں باز آغاز می کند گوئی باز رواں شود پس بہترین مردماں آں کس باشد کہ چوں قرآن ختم کند باز بر فور آغاز کند، اورا رسول علیہ السلام ایں صفت می فرماید الحال والمرتحل۔ (ز م - ج)

### ۱۲۔ غائبانہ نمازِ جنازہ

سخن در آں افتاد کہ بعضے بر جنازۂ غائب نماز می گذارند، چہ گونہ باشد؟ خواجہ

[۱] بسبب آنکہ سورۂ اخلاص را ثلثِ قرآن قرار دادہ اند۔

toobaa-elibrary.blogspot.com



## مسائلِ مختلف

### ۱۔ ۳ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنا

یہ جو قرآن مجید ختم کر کے تین بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ اگر تلاوت کے درمیان ...ی کمی یا غلطی رہ گئی ہو تو اس تین مرتبہ سورۂ اخلاص کے پڑھنے سے مکمل قرآن مجید ختم[۱] ... جائے گا۔

### ...ختمِ قرآن کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی چند آیتوں کا پڑھنا

ختم قرآن کے بعد سورۂ الحمد اور سورۂ بقرہ کی چند آیتیں پڑھتے ہیں، یہ کیسا ہے؟
...ی اصل یہ ہے کہ حضرت رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا گیا کہ بہترین انسان کون ہے؟
... نے فرمایا "الحال والمرتحل"۔ حال اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی منزل پر اُتر آئے اور
...حل اس کو کہتے ہیں جو چل پڑے۔ اس ارشاد میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ قرآن کا پڑھنے والا
...ب اس کو ختم کرے تو گویا وُہ ایک منزل پر اُتر آیا ہے (یا پہنچ گیا ہے) اور جب وُہ
...بارہ تلاوت شروع کرتا ہے تو گویا وُہ پھر روانہ ہو گیا ہے۔ پس لوگوں میں بہترین
...سان وُہ ہے جو قرآن ختم کرتے ہی فوراً دوبارہ تلاوت شروع کر دے۔ ایسے
...س کی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان الفاظ میں تعریف فرمائی ہے:
...لحال والمرتحل"۔

### ...۔ غائبانہ نمازِ جنازہ

بات یہ چھڑی کہ بعض لوگ جنازہ کی نماز غائبانہ ادا کرتے ہیں۔ یہ عمل کیسا ہے؟ خواجہ (نظام الدین) ذکراللہ بالخیر نے

[۱] کیونکہ سورۂ اخلاص کو قرآن کا تہائی حصّہ قرار دیا گیا ہے۔

ذکر اللہ بالخیر فرمود کہ روا باشد۔ مصطفٰے علیہ السّلام بر نجاشی ہم چنیں نماز گذاردہ است، او در غیب مُردہ بود۔ و امام شافعیؒ ایں معنی جائز می دارد۔

شیخ جلال الدّین تبریزیؒ در بداؤن بود و نماز جنازہ غائبانہ شیخ نجم الدّین صغرٰی، شیخ الاسلام دہلی، کہ در دہلی وفات یافتہ بود، ادا کرد۔ (دم ۲ - ج ۴)

## ۱۳۔ دفن و امانت؟

ہم چناں نیکو است کہ ہماں جا کہ ایں کس وفات یابد ہمانجا دفن کنند۔ امّا ایں کہ امانت می نہند و باز می گیرند پسندیدہ نیست، زمین ملکِ خدا ایست عزّ و جل امانت چہ باشد مگر از زمینی کہ ملکِ دیگرے باشد از انجا روا باشد کہ ببرند۔ امّا آنکہ از شہر در لشکر رفت و زمین بسیار و میان شد ہیچ بہ از آں نباشد کہ ہمانجا کہ وفات کند ہمانجا دفن کنند۔ (دم ۳۵ - ج ۴)

## ۱۴۔ دست بوسیدن

مشائخ و درویشاں کہ دست بوسیدن می دہند۔ نیتِ ایشاں ایں ہم می باشد کہ دستِ مغفوری بدستِ ایشاں رسد۔ (دم ۴۸ - ج ۴)

## ۱۵۔ تعویذ نوشتن

شیخ فرید الدّین قدس اللہ سرّہ العزیز وقتے بہ خدمتِ شیخ الاسلام قطب الدّین بختیار نور اللہ مرقدہ عرضداشت کرد کہ خلق از من تعویذ می طلبند، فرمان چیست؟ بنویسم یا ہم؟ شیخ قطب الدّین فرمود کار نہ بدستِ تست نہ بدستِ من، تعویذ نامِ خدا ایست و کلامِ خدائے، می نویس و بدہ۔ (دم ۵۱ - ج ۴)



ارشاد فرمایا کہ جائز ہے۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے نجاشی (بادشاہ) کی نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھی ہے۔ اور امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) اسی لیے جائز قرار دیتے ہیں۔

شیخ جلال الدّین تبریزیؒ بدایون میں تھے اور انھوں نے شیخ نجم الدّین صغرٰی کی جو دہلی کے شیخ الاسلام تھے اور دہلی ہی میں وفات پا گئے تھے، غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

## ۱۳۔ دفن اور امانت

یہی درست ہے کہ جس جگہ کوئی وفات پائے وہیں (یعنی اسی شہر یا گاؤں میں) اسے دفن کر دیا جائے۔ البتہ یہ کہ (لوگ) امانتاً رکھ دیتے ہیں اور پھر وہاں سے نکال لے جاتے ہیں یہ پسندیدہ نہیں ہے (کل) زمین اللہ عزّ و جل کی مِلک ہے امانت رکھنے کے کیا معنٰی ہیں؟ البتہ اگر کسی کی مملوکہ زمین میں (مُردہ کو) (رکھ) دیا گیا تو وہاں سے نکال لینا درست ہو گا لیکن اگر یہ صورت ہو کہ کوئی شخص شہر سے (لڑائی کے لیے) لشکر میں چلا گیا (اور) شہر سے دُور نکل گیا اور مر گیا تو اس کے لیے اس سے بہتر کچھ نہیں کہ اس کو وہیں دفن کر دیا جائے۔

## ۱۴۔ دست بوسی

مشائخ اور درویش اپنا ہاتھ جو چُومنے دیتے ہیں اس میں ان کی نیت یہ بھی ہوتی ہے کہ شاید (معتقدوں کے گمان کے مطابق) (ایک) مغفرت یافتہ ہاتھ ان کے ہاتھ میں پہنچ گیا ہے۔

## ۱۵۔ تعویذ لکھنا

ایک مرتبہ شیخ فرید الدّین قدس سرّہٗ نے شیخ الاسلام قطب الدّین بختیار نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ لوگ مجھ سے تعویذ مانگتے ہیں۔ حضرت کا کیا حکم ہے؟ کیا لکھ دیا کروں؟

شیخ قطب الدّین نے ارشاد فرمایا کہ کام نہ تمھارے ہاتھ میں ہے اور نہ میرے ہاتھ میں۔ تعویذ خدا کا نام ہے اور خدا کا کلام ہے۔ لکھو اور دو۔

۞

toobaa-elibrary.blogspot.com

## ۱۶۔ روزہ بوقت جمع شدن ایامِ تشریق و ایامِ بیض

بندہ (حسن علاء سجزیؒ) عرضداشت کرد کہ سیزدہم ایں ماہ افطار کردہ می شود، بسبب ایامِ تشریق۔ حالِ روزۂ ایامِ بیض چہ شود؟ فرمود کہ تا شانزدہم باید داشت۔ آنگاہ فرمود کہ امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ پیوستہ چہاردہم و پانزدہم و شانزدہم روزہ فرمودہ است باید داشت ایامِ بیض می دارد، اما دریں ماہ باتفاق ما شانزدہم باید داشت (م۵۶۔ ج۴)

## ۱۷۔ تسمیہ بر سرِ ہر سورہ

بندہ (حسن علاء سجزیؒ) عرضداشت کرد تسمیہ کجا گویند؟ فرمود بر سرِ ہر سورہ! (م۴۔ ج۵)

## ۱۸۔ آیت بر تربت و بر کفن

بندہ (حسن علاء سجزیؒ) عرضداشت کرد کہ بر تربت ہا قرآن و دعا می نویسند، چگونہ است؟ فرمود کہ نمی باید نبشت و بر جامۂ کفن نیز نمی باید نبشت۔ (م۱۵۔ ج۶)



## ۱۶۔ ایامِ بیض اور ایامِ تشریق مل جانے کی صورت میں روزہ کا حکم

بندہ (حسن علاء سجزیؒ) نے عرض کیا کہ اس مہینہ کی تیرھویں کو روزہ نہ رکھنا ہوگا کیونکہ وہ تشریق کے دنوں میں سے ہے، ایسی حالت میں ایامِ بیض کے روزہ کا کیا ہوگا؟ فرمایا کہ ۱۶ تک (یعنی ۱۴، ۱۵ اور ۱۶ تاریخ) رکھے جائیں۔ پھر فرمایا کہ امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ متصلاً ۱۴، ۱۵، اور ۱۶ تاریخ کے روزے رکھے جائیں اور ان کے نزدیک یہ ایامِ بیض ہیں۔ لیکن جہاں تک اس مہینہ (یعنی ذی الحجہ) کا تعلق ہے سب ہی کا اتفاق ہے کہ ۱۶ تاریخ تک رکھے جائیں۔

## ۱۷۔ ہر سورۃ کے شروع میں بسم اللہ

بندہ (حسن علاء سجزیؒ) نے عرض کیا کہ بسم اللہ کہاں کہاں پڑھیں؟ ارشاد فرمایا: کہ ہر سورۃ کے شروع میں!

## ۱۸۔ قبر اور کفن پر آیت لکھنا

بندہ (حسن علاء سجزیؒ) نے عرض کیا قبروں (کے کتبوں) پر قرآن اور دعا لکھتے ہیں، یہ کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں لکھنا چاہیے اور کفن کے کپڑے پر بھی نہ لکھنا چاہیے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب چہارم

# اَوراد و وظائف و عملیات

## اَوراد و وظائف

### ۱۔ نمازِ خضر و خاصیتِ آں

بعد ادائے صلوٰۃِ ظہر دہ رکعت نماز کن بہ پنج سلام، و در آں دہ سورۂ آخرِ قرآن بخواں ........ ایں نمازِ حضرت خضر است علیہ السّلام تا ہر کہ ایں نماز پیوستہ بگذارد با خضر علیہ السّلام ملاقی شود۔ (م۔ ج)

### ۲۔ نماز بجہتِ نگاہداشتِ ایمان

دو رکعت نماز بعد از صلوٰۃِ مغرب، در رکعتِ اوّل بعد از فاتحہ ہفت بار اخلاص و یک بار سورۃ الفلق و در رکعتِ دوم بعد از فاتحہ ہفت بار اخلاص و یک بار سورۃ النّاس بعد از اں سر بسجدہ نہد و سہ بار گوید" یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ ثَبِّتۡنِیۡ عَلَی الۡاِیۡمَانِ (م۔ ج)

### ۳۔ صلوٰۃ البروج

پیوستہ بعد صلوٰۃِ مغرب دو رکعت نماز در رکعت اوّل بعد فاتحہ سورۂ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ و در رکعتِ دوم بعد فاتحہ سورۂ وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ (مرا یعنی سلطان المشائخ قدس سرّہٗ را) یارے بود ہم درس مولانا تقی الدّین گفتندے





بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب چہارم

# اَوراد و وظائف اور عملیات

## اَوراد و وظائف

### ۱۔ نمازِ خضر اور اس کے فوائد

ظہر کی نماز کے بعد ۱۰ رکعت نماز پانچ سلام کے ساتھ پڑھو (یعنی ۲-۲ رکعت کر کے پانچ مرتبہ) اور ان رکعتوں میں قرآن پاک کی آخری دس سورتیں پڑھو یعنی اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ سے قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک) یہ حضرت خضر علیہ السّلام کی نماز ہے۔ جو شخص اس کو پابندی سے پڑھتا رہے گا خضر علیہ السّلام سے اس کی ملاقات ہو گی۔

### ۲۔ حفاظتِ ایمان کی نماز

نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت نماز (اس طرح پڑھیں کہ) پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۷ مرتبہ سورۂ اخلاص، ایک بار سورۂ فلق اور دوسری رکعت میں بعد از فاتحہ ۷ مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک بار سورۃ النّاس۔ اس کے بعد سجدہ میں جا کر تین مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ ثَبِّتۡنِیۡ عَلَی الۡاِیۡمَانِ کہے۔

### ۳۔ نمازِ بروج

نمازِ مغرب کے ساتھ دو رکعت نماز (اس طرح پڑھیں کہ) پہلی رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ بروج اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ میرے (سلطان المشائخ کے) ایک ہم سبق دوست تھے مولانا تقی الدّین کہلاتے تھے۔ نیک اور عقلمند انسان تھے، وُہ یہ دو رکعت نمازِ مغرب کے ساتھ پڑھا کرتے تھے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مرد صالح بود و دانشمند او پیوستہ بعد صلوٰۃِ مغرب ایں دو رکعت نماز بگذاردے۔۔۔۔۔ چوں و نقل کرد من او را در خواب دیدم و گفتم کہ خدای تعالیٰ با تو چہ کرد؟ گفت چوں کارِ من تمام شد فرمان آمد کہ ما او را بدیں دو رکعت نماز بخشیدیم"۔ (م - ج)

## ۴۔ صلوٰۃ النور

آں دو رکعت کہ در ہر دو آیت ہائے مبدءِ سورۂ انعام می خوانند در رکعتِ اول ختم بر یَسْتَهْزِءُوْنَ و در رکعت دوم از اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا ہم ختم بر یَسْتَهْزِءُوْنَ آں را صلوٰۃ النور می گویند۔ (م - ج)

## ۵۔ دوگانہا بہ وقت درآمدنِ شب و برآمدنِ روز

چوں شب درآید فرشتہ بر بامِ کعبہ برآید و ندا کند کہ اے بندگانِ خدا و اے اُمتیانِ محمدؐ خدائے تعالیٰ شما را شبے بخشیدہ است و شما را شبے در پیش است و آں شبِ گور است، برائے ذخیرۂ آں شب دریں شب کارے بکنید و آں اینست کہ دو رکعت نماز بگذارید۔ در رکعتِ اول بعد فاتحہ پنج بار سورۂ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ و در رکعتِ دوم ہمیں۔ و چوں روز برآید ہماں فرشتہ بر بامِ بیت المقدس برآید و ندا کند کہ اے بندگانِ خدا و اے اُمتیانِ محمدؐ، خدائے تعالیٰ شما را روزے بخشیدہ است و شما را روزے در پیش است و آں روزِ قیامت است، برائے ذخیرۂ آں روز دریں روز کارے بکنید و آں آنست کہ دو رکعت نماز بگذارید و در ہر رکعت بعد از فاتحہ پنج بار سورۂ اخلاص بخوانید۔

شیخ جمال الدین ہانسوی علیہ الرحمۃ والغفران ایں را حدیثے



۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب ان کا انتقال ہوا تو میں نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تمھارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیا معاملہ رہا؟ انھوں نے کہا جب میرا سارا کام (حساب کتاب) ہو چکا تو فرمان آیا کہ ہم نے اس کو اس دو رکعتی نماز کے طفیل بخش دیا)۔

## ۴۔ نمازِ نور

وہ دو رکعت نماز (مراد ہے) کہ جس کی دونوں رکعتوں میں سورۂ انعام کی ابتدائی آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں تو (شروع سورۃ سے) یَسْتَهْزِءُوْنَ تک اور دوسری رکعت میں اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ہی تک ــــ اس نماز کو "صلوٰۃ النور" کہتے ہیں۔

## ۵۔ رات اور دن کے شروع وقت کے دوگانے

جب رات آتی ہے تو ایک فرشتہ کعبہ کی چھت پر اترتا ہے اور آواز لگاتا ہے کہ اے خدا کے بندو اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتیو! خدا نے تمھیں رات عطا کی ہے اور ایک رات تمھارے لیے اور آنے والی ہے اور وہ قبر کی تاریکی ہے۔ اُس رات کے نفع کے لیے اس رات میں ایک کام کرو اور وہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۵ مرتبہ سورۂ کافرون پڑھو ــــ اور جب دن طلوع ہوتا ہے تو وہی فرشتہ بیت المقدس کی چھت پر آتا ہے اور آواز لگاتا ہے کہ اے خدا کے بندو اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتیو! خدا نے تم کو ایک دن عطا کیا ہے اور ایک دن اور تمھارے لیے آنے والا ہے اور وہ قیامت کا دن ہے، اُس دن کے نفع کے لیے اِس دن میں ایک کام کرو اور وہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۵ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھو!

شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ایک حدیث فرمایا ہے۔ مجھے اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

روایت کرد، مرا لفظِ حدیث یاد نمانده است معنی این بود کہ تقریر افتاد (م ۳۱ - ج ۲)

### ۶ - بعد نماز سورۂ نازعات

ہر کہ بعد از نمازِ عصر سورۂ نازعات بخواند خدائے عزّ و جل اُو را در گور نگذارد و او در گور نباشد مگر مقدار یک وقتِ نماز - بعد ازاں چشم پُر آب کرد و فرمود کہ کسے در گور نماند چگونہ باشد؟ گفت آنچناں باشد کہ رُوح بکمال می رسد، چوں رُوح کامل شد قالب را جذب می کند - (م ۳۱ - ج ۲)

### ۷ - نماز بجہتِ حفاظتِ نفس

ہر وقت کہ مردم از خانہ بیرون آید دوگانہ بگذارد و بیرون آید تا ہر بلائے کہ در راہ باشد حق تعالیٰ او را ازاں نگاہ دارد، دریں دوگانہ خیر بسیار است، و ہرگاہ کہ در خانہ در آید ہم دوگانہ بگذارد تا ہر بلائے کہ از خانہ خیزد حق تعالیٰ او را ازاں نگاہ دارد و دریں دوگانہ بسیار خیر است و سلامتی (م ۳۷ - ج ۲)

### ۸ - بدل نمازِ مذکورہ

اگر کسے را ایں دوگانہا گزاردہ نشود در وقت بیروں آمدن و دروں آمدن آیۃ الکرسی بخواند ہمہ غرض حاصل شود و اگر آیۃ الکرسی نخواند چہار بار ایں کلمہ بگوید :

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ - ہم تمام است - (م ۳۷ - ج ۲)

### ۹ - بدل تحیۃ المسجد

اگر کسے در اوقاتِ مکروہہ در مسجد رسد و تحیتِ مسجد نتواند گذارد، ہمیں کلمہ چہار بار بگوید غرض حاصل شود - (م ۳۷ - ج ۲)

### ۱۰ - برائے یاد ماندن قرآن

ہر کہ ہر شب وقتِ خفتن ایں دو آیت بخواند - البتہ قرآن یاد



حدیث کے الفاظ یاد نہیں - البتہ اس کے معنی یہ ہیں جو بیان کیے گئے ہیں -

### ۶ - نماز کے بعد سُورۂ نازعات

جو کوئی عصر کی نماز کے بعد سُورۂ نازعات پڑھے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ ایک نماز کے وقت سے زیادہ قبر میں نہ رہنے دے گا - اس کے بعد آپ (یعنی سُلطان الاولیاء) کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور فرمایا کہ قبر میں نہ رہے گا تو پھر کس طرح رہے گا؟ فرمایا کہ یہ ہوگا کہ اس کی رُوح کمال کو پہنچے گی اور جب وہ کامل ہوگی تو بدن کو اپنی طرف کھینچ لے گی -

### ۷ - اپنی حفاظت کی نماز

جب کوئی گھر سے باہر نکل رہا ہو تو پہلے دوگانہ پڑھ لے اور پھر باہر نکلے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو راستہ کی ہر بلا سے محفوظ رکھے - اس دوگانہ میں بڑی خیر و برکت ہے - پھر جب گھر واپس آئے تب بھی دوگانہ پڑھ لے تاکہ گھر میں نمودار ہونے والی (ہر) بلا سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھے اور اس دوگانہ میں بھی بڑی خیر و برکت ہے -

### ۸ - مذکورہ نماز کا بدل

اگر کسی سے یہ دوگانے نہ پڑھے جائیں تو وہ گھر سے نکلتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے، وُہی مقصد پُورا ہوگا اور آیۃ الکرسی نہ پڑھ سکے تو یہ کلمہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اس کا بھی وُہی نفع ہے -

### ۹ - تحیۃ المسجد کا بدل

اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت داخل ہو کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہو اور "تحیتِ مسجد" نہ پڑھ سکے تو وُہی کلمہ (جو اُوپر لکھا گیا) چار مرتبہ پڑھے مقصد پُورا ہوگا (انشاء اللہ)

### ۱۰ - قرآن یاد رہنے کی تدبیر

جو شخص روزانہ سوتے وقت یہ دو آیتیں پڑھ لیا کرے تو اس کو قرآن یاد رہے گا اور (بالآخر) وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ماند و بحفظ او شود۔ آیت ہا ایں ست:

(۱) وَ اِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○

(۲) اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ (م - ج)

## ۱۱۔ دُعا برائے خوش باشیدن وخوش زیستن

من (یعنی سلطان المشائخ قدس سرہٗ) شیخ الاسلام فرید الدین را قدس اللہ سرہ العزیز در خواب دیدم، مرا گفت باید کہ ہر روز صد بار ایں دُعا بخوانی کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ۔۔۔۔ بعد ازاں در کُتب مشائخ دیدم آں جا نبشتہ است کہ ہر کہ ہر روز صد بار ایں دُعا بخواند بے اسباب خوش باشد وخوش زید۔ ہم در فضیلت ایں دُعا فرمود کہ در حدیث آمدہ است کہ ہر کہ بعد از ہر نمازے دہ بار ایں دُعا بخواند چنانستی کہ ہزار بردہ آزاد کردہ باشد۔ (م - ج)

## ۱۲۔ برائے اسیر شدن محبّتِ حق تعالیٰ

یک بار دیگر ہم در خواب مرا فرمود کہ بعد صلوٰۃ العصر پنج بار سُورۃ النّبا بخواں۔ چوں بیدار شدم آں فرمان بجاں آوردم باز در خاطرم گذشت کہ دریں فرمان ہم بشارتی خواہد بود۔ در تفسیر دیدم آنجا آوردہ است کہ ہر کہ بعد صلوٰۃِ عصر ہر روز پنج بار سُورۂ نبا بخواند

toobaa-elibrary.blogspot.com



حافظِ قرآن ہو جائے گا۔ آیتیں یہ ہیں:

(۱) وَ اِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○

(۲) اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ (م - ج)

## ۱۱۔ خوش رہنے اور پُر مسرت زندگی گزارنے کی دُعا

میں (یعنی سلطان المشائخ) شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہٗ کو خواب میں دیکھا۔ اُنھوں نے مجھ سے فرمایا کہ روزانہ سَو مرتبہ یہ دعا پڑھا کرو: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ۔۔۔ اس کے بعد میں نے مشائخ (رحمہم اللہ) کی کتابوں میں دیکھا کہ جو کوئی روزانہ سَو بار یہ دعا پڑھا کرے گا بلا (ظاہری) اسباب کے خوش رہے گا اور خوش زندگی بسر کرے گا۔

اسی دُعا کی فضیلت میں یہ بھی فرمایا کہ اس کے متعلق حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اس دُعا کو ہر نماز کے بعد دس بار پڑھے تو وُہ ایسا ہے گویا اس نے ہزار غلام آزاد کر دیے ہوں۔

## ۱۲۔ حق تعالیٰ کی محبت میں گرفتار ہونے کی تدبیر

ایک اور مرتبہ مجھ کو (یعنی سلطان الاولیاء کو) خواب ہی میں فرمایا (بابا فرید شکر گنجؒ نے) کہ نمازِ عصر کے بعد ۵ مرتبہ سورۂ نبا پڑھا کرو۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو اس فرمان کی تعمیل (دل و) جان سے کی، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ (حضرتؒ کے) اس ارشاد میں کوئی بشارت ضرور ہو گی۔ میں نے تفسیر جو دیکھی تو اس میں یہ روایت ملی کہ جو کوئی روزانہ نمازِ عصر کے بعد پانچ

او اسیرِ حق شود - یعنی اسیرِ محبتِ حق تعالیٰ شود۔

بعد از اتمامِ ایں ہر دو فائدہ حاضران را فرمود کہ شما مدام ہم بریں باشید۔ (م - ج)

## ۳۱ مسبعاتِ عشر ۱؎

ابراہیم تیمیؒ یکے از واصلان بود، او در کعبہ مہتر خضر را دریافت و از و بخششے طلبید۔ مہتر

---

۱؎ مسبعاتِ عشر: (۱) سورۂ فاتحہ باتسمیہ : ۷ بار

(۲) سورۂ ناس باتسمیہ : ۷ بار

(۳) سورۂ فلق باتسمیہ : ۷ بار

(۴) سورۂ اخلاص باتسمیہ : ۷ بار

(۵) سورۂ کافرون باتسمیہ : ۷ بار

(۶) آیۃ الکرسی : ۷ بار

(۷) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط } ۷ بار

(۸) عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ وَزِنَةَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ وَمِلْءَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ۔ : ۱ بار

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ } ۷ بار

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا وَاغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ } ۷ بار

(۱۱) اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا (باقی حاشیہ بر صفحہ ۸۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com



مرتبہ سورۂ تبارک پڑھے گا وہ گرفتارِ حق ہو جائے گا۔ یعنی حق تعالیٰ کی محبت میں گرفتار ہو جائے گا۔

ان دونوں فوائد کے ذکر کے بعد حاضرین سے (سلطان الاولیاءؒ نے) ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ ہمیشہ اس کے پابند رہیں۔

## ۳۱ مسبعاتِ عشر ۱؎

ابراہیم تیمیؒ جو خدا رسیدہ بزرگوں میں سے تھے۔ انھیں کعبہ میں حضرت خضرؑ ملے اور انھوں نے حضرت خضرؑ سے عنایت کی درخواست کی۔ حضرت

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ } ۷ بار

(۱۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الدَّيَّانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الشَّدِيْدِ الْاَرْكَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَشْغَلُهٗ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ سُبْحَانَ مَنْ يَّذْهَبُ بِاللَّيْلِ وَيَاْتِيْ بِالنَّهَارِ۔ } ۱ بار

(۱۳) و بوقتِ غروب گوید: سُبْحَانَ مَنْ يَّذْهَبُ بِالنَّهَارِ وَيَاْتِيْ بِاللَّيْلِ۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِكَ

(۱۴) عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ سُبْحَانَ مَنْ لَّهٗ لُطْفٌ خَفِيٌّ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ - يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۔

(۱۵) سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ج وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

خضر مسبعاتِ عشر او را بیاموخت و گفت من این از حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم روایت می کنم۔ (د۔م۔ ج)

## اَوراد تلقین فرمودہ برائے مُنتسبین خود

از بندہ (حسن علاء سنجری) پرسید کہ از وِردہا چہ می خوانی؟ بندہ عرضداشت کرد کہ آنچہ از لفظِ مبارکِ مخدوم شنیدہ شدہ است خواندہ می شود۔ (۱) پنج وقت بعد ادائے ہر نماز سورتے کہ آمدہ است ہم خواندہ می شود۔ (۲) بعد از نمازِ عصر پنج بار سورۂ نبأ و سورہ ہائے معین کہ در سُنتہا فرمودہ آید۔ (۳) در دو وقت مسبعاتِ عشرہ (۴) صد بار کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ بعد ازاں فرمود کہ دہ تسبیح دیگر ہم ہست کہ ہر یک را صدگان بار بخوانند تا ہزار بار شود و اگر صد بار نتوانند خواند دہ بار بخوانند کہ مجموع صد بار شود۔

آں تسبیحات این است :

(۱) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(۲) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

(۳) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ (باقی اگلے صفحہ پر)



خضر نے انھیں مسبعاتِ عشر سکھلائیں اور فرمایا کہ میں نے یہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی ہیں اور روایت کر رہا ہوں۔

## اَوراد جو اپنے مُنتسبین کے لیے تلقین فرمائے گئے

اِس عاجز (حسن علاء سنجری) سے دریافت فرمایا گیا کہ اَوراد میں کیا پڑھتے ہو؟ عاجز نے عرض کیا کہ آن مخدوم کی زبان سے جو کچھ سُنا ہے وُہی پڑھتا ہوں (۱) دن میں پانچ مرتبہ ہر نماز کے بعد ان سورتوں کی تلاوت جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔

(۲) نمازِ عصر کے بعد پانچ مرتبہ سُورۂ نبأ اور دُوسری سُورتیں جو سنّت سے ثابت ہیں۔

(۳) دو وقت (دن میں) مسبعاتِ عشر اور سو بار کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ——— اس (معروضہ) کے بعد (سلطان الاولیاءؒ نے) فرمایا کہ دس تسبیح اور بھی ہیں۔ کہ ہر ایک کو سو بار پڑھیں تا کہ (کُل) ایک ہزار ہو جائے اور اگر سو بار نہ پڑھ سکیں تو (ہر ایک کو) دس بار پڑھیں تا کہ کُل سو بار ہو جائے۔

وُہ تسبیحات یہ ہیں :

(بقیہ صفحہ گذشتہ) (۴) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَسْئَلُہُ التَّوْبَۃَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(۵) سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔

(۶) اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

(۷) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَاَعُوْذُ (باقی اگلے صفحہ پر)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(بقیہ تسبیحات) بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ
اَنْ يَّحْضُرُوْنَ۔

(۸) بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

بعد از نماز فرمود آں روز کہ شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز این دہ تسبیح خواندن فرمود وقتے خوش داشت۔ گفت: "گنجہا بتو بخشیدم، مواظبت گیری بخواندن این تسبیح بزرگوار"۔ (۳م - ج)

(نوٹ، تسبیحات نمبر ۷، ۸ حضرت حسن علا سجزیؒ سے فراموش ہوگئی تھیں یاد آنے پر انھوں نے ان تسبیحات کو اپنی تالیف میں بعد میں ذکر کیا ہے۔

# عملیات

## ۱۔ برائے برآمدنِ حاجات

اگر بہ رنجے و بلائے گرفتار شدہ باشد چنانکہ بہ ہیچ علاج دفع نگردد روز آدینہ بعد ادائے نماز دیگر تا وقتِ غروب بہ ہیچ چیز مشغول نشود مگر بذکر ایں اسم وایں را یکبارگی گوید، آں اسم اینست۔

یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

بالقطع از اں رنج خلاص یابد (۳م - ج)

## ۲۔ دفع تنگیٔ معیشت

برائے دفع تنگیٔ معیشت ہر شبے سورۂ جمعہ بباید خواند۔ بعد ازاں فرمود کہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہٗ ہر شبِ آدینہ فرمودے۔ من ہر شبے می گویم کہ بباید خواند





(۹) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔

(۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰى
جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔

نماز کے بعد (حضرت نے) ارشاد فرمایا کہ جس روز شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سرہٗ نے اِن دس تسبیحات کی تلقین فرمائی بڑا با برکت وقت تھا۔ ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو خزانے عطا کر دیے اس بزرگ تسبیح کو پابندی سے پڑھتے رہنا۔

راقم الحروف نے ان تسبیحات کو دعا اور درود شریف سے قبل جگہ دی ہے کیونکہ تمام اوراد و وظائف دعا اور درود ہی پر ختم کیے جاتے ہیں۔

# عملیات

## ۱۔ حاجت براری کے لئے

اگر کوئی شخص کسی پریشانی یا مصیبت میں مبتلا ہو اور کسی صورت وہ دفع نہ ہوتی ہو تو جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تمام تر اس اسم کے ذکر میں مشغول رہے اور اس کو ایک ساتھ پڑھے، وہ اسم یہ ہے:۔

یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

(انشاء اللہ) ضرور بہ ضرور اس پریشانی سے نجات پائیگا۔

## ۲۔ رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے

رزق کی تنگی دور کرنے کے لیے ہر رات سورۂ جمعہ پڑھنا چاہیے اس کے بعد (سلطان الاولیاء نے) فرمایا کہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہٗ ہر شبِ جمعہ کو پڑھنے کے لئے فرماتے تھے مگر میں



toobaa-elibrary.blogspot.com

ولیکن برائے خود ہرگز نخوانم برائے آنکہ ہرچہ گونہ اورا می باید بدارد۔
(مٓ ۱۵ - جؔ ۲)

### ۳۔ حلّ مشکل

ہر کرا کہ مہمی و کارے مشکل پیش آید فاتحہ ہمچنیں خواند۔ اوّل بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ خواند میم الرحیم را در لامِ الحمد للہ داخل کند ہمچنیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیمُ الحمد للہ وچوں رسد الرحمٰن الرحیم سہ بار بگوید الرحمٰن الرحیم۔ وچوں سورہ تمام کند آمین سہ بار بگوید۔ حق تعالیٰ آں مہم اورا بکفایت رساند (مٓ ۲۵ - جؔ ۲)

### ۴۔ حفاظت از دنبل و نارو

ہر کہ در سنتِ نمازِ دیگر سورۂ بروج بخواند حق تعالیٰ اورا از دنبل نگاہ دارد وچوں نارو ہم ازاں قبیل است امید باشد کہ ازاں ہم نگاہ دارد
(مٓ ۳۱ - جؔ ۲)

### ۵۔ برائے حفاظت در سفر و حضر

یَا حَافِظُ یَا نَاصِرُ یَا مُعِیۡنُ، یَا مَالِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔

تمّت

دُعا

یارب آں معنی کہ در کامِ محمدؐ[1] ریختی جرعۂ برمن چکاں وبوئے زاں برمن رساں (خسروؒ)

اٰمین

[1] یعنی محمد (ابن احمد) یعنی حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ۔ کوئی اگر محمد بن احمد قدس سرہ کی بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور کرلے تو نورٌ علیٰ نور! ۱۲



ہر رات پڑھنے کی تلقین کرتا ہوں۔ مگر میں خود قطعاً نہیں پڑھتا اس لئے کہ (میں چاہتا ہوں کہ) اللہ جس حال میں چاہے رکھے۔

### ۳۔ حلّ مشکل

جس کسی کو کوئی کٹھن اور مشکل کام پیش آئے تو (سورۂ) فاتحہ اس طرح پڑھے۔ پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام میں ملاکر الرحیمُ الحمد للہ پڑھے اور جب الرحمٰن الرحیم پر پہنچے تو اس کو ۳ مرتبہ دہرائے اور جب سورۃ پوری پڑھ چکے تو تین مرتبہ "آمین" کہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مشکل کو حل فرمادے گا۔

### ۴۔ دنبل اور نارو سے حفاظت کے لئے

جو کوئی نماز عصر کی سنتوں میں سورۂ بروج پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو دنبل سے محفوظ رکھے گا اور چونکہ "نارو" بھی اسی قبیل کی بیماری ہے اس لئے امید ہے کہ اس سے بھی حفاظت رہے گی۔

### ۵۔ سفر و حضر میں حفاظت کے لئے

یا حافظ یا ناصر یا معین یا مالک یوم الدین بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین (پڑھے)

تمّت

دُعا

یارب آں معنی کہ در کام محمدؐ[1] ریختی
جرعۂ برمن چکان وبوئے زاں برمن رساں (خسروؒ)

اٰمین

[1] یعنی محمد (ابنِ احمد) یعنی حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کوئی اگر محمد بن احمد قدس سرہٗ کی بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور کرے تو نور علیٰ نور! ۱۲

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com